بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم وعلی عبده المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

شمارہ ۳۱

شرح چندہ
سالانہ 100 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

۱۵ ربیع الاوّل ۱۴۱۷ ہجری ✿ یکم ظہور ۱۳۷۵ ہش ✿ یکم اگست ۱۹۹۶ء

1504.
Engr. M.Salam E.E.,
Power Systen Planning
Directorate,
H.P.S.E.B. Vidyut Bhawan,
SHIMLA - 171 004 (H.P.)


# دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے رُوح پرور ماحول میں توحید کے نعروں کے ساتھ
# جلسہ سالانہ انگلستان ٹلفورڈ (اسلام آباد) میں ۳۱ واں شروع ہو گیا

لنڈن ۲۶ر جولائی (ایم۔ٹی۔اے) الحمد للہ کہ ٹلفورڈ (انگلینڈ) میں اسلام آباد نام سے مشہور جماعت احمدیہ کے وسیع و عریض مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کا سالانہ جلسہ نہایت شان سے دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے رُوح پرور ماحول میں توحید کے نعروں اور پُر وقار اسلامی روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ جلسے کا افتتاح فرمایا۔ جلسہ گاہ مختلف ممالک کے کالے گورے عربی عجمی ہزاروں سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جو ہمہ تن گوش حضور اقدس کے خطبہ جمعہ کو سُن رہے تھے ساتھ ہی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ دُنیا بھر کے لاکھوں لوگ اس رُوحانی مائدہ سے استفادہ کرتے رہے۔ حضور انور کے خطابات اور دیگر تقاریر کے رواں ترجمے دُنیا بھر کی معروف زبانوں میں کئے جا رہے ہیں۔

حضور انور نے توحید باری تعالیٰ کے موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تمام احمدیوں کو خالص مُوحد بننے اور شرک کو اپنی ذات سے جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے کی درد مندانہ نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کے قول کی یہ گواہی کہ خدا کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے دراصل آپ کے اپنے اخلاق اور کردار سے مل سکتی ہے اور آپ کا کردار ہی ہے جو بتائے گا کہ آپ اپنی گواہی میں کس قدر سچے ہیں سورۃ المنافقون میں اللہ تعالیٰ نے ان منافقوں کی گواہی کو جو خدا کے رسول کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں جھوٹا قرار دیا ہے اور اس کی وجہ دراصل یہی ہے کہ منافقوں کی گواہی ان کے کردار کے میزان میں جھوٹی ثابت ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا ہم کو تمام دُنیا کو توحید کی طرف لانا ہے اس لحاظ سے ہم پر سب سے زیادہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی ذات میں مُوحد بنیں اگر ہم غفلت کی نمازیں پڑھیں گے، اگر ہم جھوٹ بولیں گے، بدکلامی کریں گے تو ہماری کلمہ توحید کی گواہی کسی کام کی نہیں ہو گی بلکہ ایسے نمازیوں پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لعنت ڈالی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سوچیں کہ کیا ہم بھی نمازوں میں اس قسم کی لعنت تو نہیں سمیٹ رہے جب آپ نماز پڑھیں اور الحمد للہ رب العالمین کہیں تو ربوبیت کے لا انتہا سمندر میں ڈوبیں کائنات میں الٰہی ربوبیت کی کتنی شان پھیلی پڑی ہے اس پر غور کریں۔ خدا کی اس کائنات کے ہر ذرے کا علم لامتناہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ کی لا انتہا قدرتوں کو پہچاننے کے دو ہی طریقے ہیں یا اپنے نفسوں میں ڈوب کر اس کو پہچانیں یا پھر آفاق پر گہری نظر سے اس کی لا انتہا قدرتوں کا مطالعہ کریں ایسی صورت میں آپ روز توحید کے راز پا سکتے ہیں اور ایسی صورت میں آپ کی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کی گواہی کچھ حقیقت رکھے گی۔ حضور نے فرمایا یہ وہ رب ہے جس کے حق میں ہم نے ہر روز گواہی دینی ہے اگر انسان حرام رزق کمائے گا اور حرام جگہوں پر اس کو خرچ کرے گا تو پھر لا الٰہ الا اللہ کی گواہی اس کو زیب نہیں دیتی۔

نمازِ جمعہ کے بعد ٹھیک ۸½ بجے (انڈین ٹائم) جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ حضور انور نے فلیگ پوسٹ پر تشریف لا کر لوائے احمدیت لہرایا جبکہ ہندوستان سمیت تمام دُنیا کے جھنڈے بھی لہرا رہے تھے۔ افتتاحی اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن مجید اور اس کے اُردو ترجمہ سے شروع ہوئی تلاوت انڈونیشیا کے ظفر اللہ ڈنمو نے کی اُردو ترجمہ مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل نے کیا۔ داؤد احمد ناصر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سُنایا اور ٹھیک نو بجے حضور انور نے افتتاحی خطاب شروع فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں خطبہ جمعہ کے توحید کے مضمون کے تسلسل کو جاری رکھا اور عاجزی و انکساری سے دُنیا کو خدائے واحد کی طرف بلانے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطاب ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا اور اس کے بعد رات ۱۲½ بجے اُردو میں مجلس سوال و جواب کا پروگرام شروع ہوا (برطانیہ کے وقت کے مطابق رات ۸ بجے) —— (باقی)

(چھٹی قسط)

## تمام احمدی خواتین کو
# اپنے آپ کو خدمت دین میں جھونک دینا ہو گا
## وہ طالب علم جو دین کی خدمت کے لئے اپنا وقت نکالتے ہیں
## اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کو تعلیمی نقصان نہیں پہنچنے دیتا

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دورہ ہالینڈ کے دوران غیر معمولی دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

۲۹ مئی کو صبح دس بجے سے ایک بجے تک بیلجیم میں حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشا اور پھر ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد قریباً ۲-۳۰ پر ہالینڈ کو روانگی ہوئی اور سب سے پہلے دی ہیگ میں مسجد مبارک میں تشریف لائے جہاں مسجد کی توسیع کے ایک منصوبہ پر عمل در آمد کے لئے حضور ایدہ اللہ نے سنگ بنیاد رکھا۔ اس غرض سے مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ خاص طور پر قادیان کے مقامات مقدسہ سے ایک اینٹ کا ٹکڑا لائے تھے جسے حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک میں لے کر دعا کے بعد بنیاد میں رکھا۔ اس کے بعد مکرم ہبۃ النور صاحب، امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ، مجلس عاملہ کے موجود ممبران اور حضور ایدہ اللہ کے قافلہ کے بعض اراکین نے بھی باری باری اینٹ رکھی۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر وہاں موجود سب سے چھوٹی بچی عزیزہ فائزہ ہمایوں (عمر پونے چار سال) نے بھی بنیاد میں اینٹ رکھی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے جہاں دو مقامی اخباری رپورٹرز نے حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو لیا جس کی خبر نمایاں طور پر اخبارات میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ نن سپیٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں ۲ جون، تک حضور ایدہ اللہ کا قیام رہا اور پھر تین جون کو لندن کے لئے واپسی ہوئی۔ نن سپیٹ میں قیام کے دوران بھی حسب معمول انفرادی و فیملی ملاقاتوں اور دفتری امور کی بجا آوری کے علاوہ شام کو مجلس عرفان کا سلسلہ جاری رہا۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کی مناسبت سے حضور ایدہ اللہ نے خواتین سے الگ خطاب کے علاوہ جلسہ سے اختتامی خطاب بھی فرمایا۔

(باقی صفحہ ۹ پر دیکھئے)

# ہم نے تمام دنیا میں اسلامی اطاعت کے نمونے دکھانے ہیں اور
# تمام دنیا میں اسلامی اطاعت حاصل کرنے کے سلیقے
# حضرت محمد ﷺ رسول اللہ کے حوالے سے بتانے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۸ جون ۱۹۹۶ء)

(واشنگٹن - امریکہ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ جون کا خطبہ جمعہ مسجد بیت الرحمان (واشنگٹن، امریکہ) میں ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الاعراف کی آیت "ولقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم ......... الخ" کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ امریکہ کا تین روزہ ۴۸واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اسی طرح گوئٹے مالا کا تین روزہ ساتواں جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ حضور نے ان جلسوں کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک کرنے کے بعد فرمایا کہ جہاں تک آج کے خطبہ کے موضوع کا تعلق ہے یہ وہی موضوع ہے جو آج سے پہلے دو تین خطبوں سے جاری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے اس تیزی سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے بڑا مسئلہ ان کی تربیت کا ہے اور تربیت کے تعلق میں سب سے اہم مضمون اطاعت کا مضمون ہے کہ آنے والوں کو اطاعت کے آداب سکھائے جائیں اور وہ جنہوں نے انہیں دین سکھانا ہے انہیں اطاعت کروانے کے آداب سکھائے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں ان ذمہ دار افسران کا ذکر کر رہا ہوں جو اطاعت لینے پر مامور کئے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا سب سے اعلیٰ نمونہ جو اطاعت لینے والے کا نمونہ ہے وہ حضرت محمد ﷺ رسول اللہ کا نمونہ ہے۔ حضور نے فرمایا۔ بعض لوگ حضور اکرم ﷺ کی اطاعت کے رنگ دیکھ کر بسا اوقات غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اسلام نے نہایت خطرناک ڈکٹیٹر شپ کا نمونہ قائم کیا ہے۔ حضور نے ڈکٹیٹر شپ اور اسلامی نظام امارت میں فرق بتاتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حیات طیبہ کے حوالے سے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے وہ توقعات رکھیں جو آپ ﷺ اپنے دل میں محسوس کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومنوں کی مثال ایک بدن کی ہے کہ اگر اس کی انگلی پر بھی کوئی تکلیف ہو تو اس سے سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ مثال سب سے زیادہ خود آپ ﷺ کی ذات

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم ظہور ۱۳۷۵ ہش

# دیوبندی چالوں سے بچیے!

(۸)

اسی طرح کتابچہ "محمد صلعم کے عاشق کہاں ہیں" میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کی اور جھوٹ کو چھپانے کے لئے حوالہ کوئی نہیں لکھا۔ لیکن ان دیوبندیوں کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج و اولاد کے متعلق جو محبت ہے اُس کا نمونہ مندرجہ حوالہ میں ملاحظہ فرمایئے۔ دیوبندیوں کے پیرو مرشد مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں:۔

"ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر اشرف علی تھانوی کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا تو میرا ذہن تھا اس طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آنے والی ہے"۔ (رسالہ الامداد صفر ۱۳۲۵ھ)

ملاحظہ فرمایئے دیوبندیوں کی سراسر توہین "حضرت عائشہ گھر میں آنے والی ہیں۔ یہ ایک خواب ہے جسکی تعبیر یہ بھی ہوسکتی ہے کہ نیکی تقویٰ اور تفقہ فی الدین اس گھر میں ترقی کرے گا۔ لیکن حضرت عائشہ کے خیال سے معاً ایک کم سن عورت کا خیال واہ رے دیوبندی نیت! تعجب ہے، خواب دیکھنا تو بے اختیاری اور بے بسی کی بات ہے لیکن تعبیر کرنا تو انسان کی اپنی عقل سمجھ میں ہے

اسی طرح حضرت "فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسبت دیوبندیوں کے پیرو مرشد مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں:۔

"ہم ایک دفعہ بیمار ہوگئے ہم کو مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا ہم اچھے ہوگئے"۔ (الافاضات الیومیہ جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۴)

دیوبندی اس حوالہ پر کہتے ہیں کہ بھلا یہ بھی کوئی قابلِ اعتراض بات ہے حضرت فاطمہؓ نے (خواب میں) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو مادر مہربان کی طرح چمٹایا ہے۔ حالانکہ اسی حوالہ میں مادر مہربان کا کوئی لفظ نہیں۔ لیکن حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق باوجودیکہ آپ کے کشف میں صاف لکھا ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے مادرِ مہربان کی طرح آپ کو اپنے سینے سے چمٹا لیا پھر بھی اپنی گندی نیتوں کا اظہار ناپاک اعتراضات کی صورت میں ظاہر کرتے رہتے ہیں۔

اور اس کتابچہ میں بھی بغیر حوالہ دیئے یہی ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ گویا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے حضرت فاطمہؓ کی توہین کی ہے۔ وہ حوالہ جو دیوبندی نے چھپایا ہے اُسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس حوالہ میں حضرت مرزا صاحب نے اپنے کشف کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"دیکھا تھا کہ حضرت پنجتن سید الکونین حسنینؓ فاطمۃ الزہراؓ اور علیؓ عین بیداری میں آئے اور حضرت فاطمہ نے کمال محبت اور مادرانہ عطوفت کے رنگ میں اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰)

اس حوالہ میں حضور یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ آپ حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہیں اور عبارت میں مادرانہ عطوفت کا لفظ بھی موجود ہے۔ اور جو حوالہ ہم نے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا الافاضات الیومیہ سے درج کیا ہے اس میں تو کہیں مادرانہ محبت کا ذکر نہیں صاف لکھا ہے کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا۔

اب قارئین خود ہی فیصلہ کرلیں کہ اگر یہ توہین ہے تو اس توہین کا زیادہ مرتکب کون ہے؟

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی، کلمہ طیبہ کی۔ درود شریف کی۔ حضرت عائشہ کی۔ حضرت فاطمہ کی توہین کرنے والے احمدی نہیں بلکہ دراصل یہ دیوبندی ہیں جو اپنے آپ کو مسلمانوں سے بچانے کے لئے دوسروں پر طرح طرح کے گندے الزامات لگاتے آرہے ہیں۔

اسی بناء پر علماء اسلام یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ کے علماء نے بھی دیوبندیوں پر کفر کے فتوے لگائے ہیں۔ چنانچہ دیوبندیوں کے متعلق سنی علماء کا ایک فتویٰ کفر ملاحظہ فرمایئں۔

"وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتیٰ کہ حضرت سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم اور خاص ذاتِ باری تعالےٰ عزشانہٗ کی اہانت و ہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد و کافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر میں سخت۔ سخت۔ سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں کا فروں کے ارتداد کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد و کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان سے بالکل محترز اور مجتنب رہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں مریں تو گاڑنے تو پنے میں شرکت نہ کریں مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں

پس وہابیہ دیوبندیہ سخت اشد مرتد و کافر ہیں ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائیگا اسکی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی"۔

(دستخط سید جماعت علی شاہ۔ دستخط حامد رمضان خان۔ قاری نوری رضوی۔ بریلوی۔ محمد کرم دین بھینی محمد جمیل بدایونی۔ عمر النعیمی۔ ابو محمد دیدار علی۔ مفتی اکبرآباد۔ یو۔پی)۔ شائع کردہ۔ خاکسار محمد ابراہیم بھاگلپوری حسن برقی پریس اشتیاق منزل ۶۳ ہیوٹ روڈ لکھنو)

اب ہم آخر پر دیوبندیوں کے اس الزام کا جواب دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک جماعت احمدیہ انگریزوں کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انگریز لوگ ہندوستان میں اور دیگر ممالک میں اپنے قدموں کو مضبوط کرنے کے لئے یہ ضروری سمجھتے تھے کہ عیسائیت کو اور مسیحی خیالات کو پھیلائیں تاکہ ان کی حکومت کے قدم مضبوطی سے جم سکیں چنانچہ کتاب لارڈ لارنس لائف جلد دوم صفحہ ۳۱۳ میں لکھا ہے۔

"میں اپنے اس یقین کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم سرزمین ہند میں اپنی سلطنت کا تحفظ چاہتے ہیں تو ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ ملک عیسائی ہو جائے"۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ملک کو عیسائی بنانے کے لئے انگریزوں کے مذہبی خیالات میں اُن سے متفق دیوبندی تھے یا احمدی۔ ایک عقلمند یکدم پکار اُٹھے گا کہ عقائد کے اعتبار سے تو دیوبندی ملاں احمدیوں کی نسبت انگریزوں کے زیادہ قریب تھے کیونکہ عیسائی بھی یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں اور دیوبندیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ جبکہ احمدی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جن کو عیسائی اپنا خدا سمجھتے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں گویا ایک لحاظ سے ان کے خدا کی موت کا اعلان کرتے ہیں تو اب بھلا بتاؤ کہ انگریزوں کی عقل ماری گئی ہے کہ وہ احمدیوں کی مدد کریں گے یا احمدیت کے پودے کو پانی دیں گے وہ تو اس پودے کو سیراب کریں گے جو عقیدہ کے لحاظ سے ان کے قریب ہے اور ہوا بھی یہی ہے کہ ان دیوبندیوں نے نہ صرف انگریزوں کی ہر طرح مدد کی ہے بلکہ انگریزوں سے طرح طرح کے فائدے بھی حاصل کئے ہیں جنہیں چھپانے کے لئے اب یہ احمدیوں کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا کہتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے رسالہ "دیوبند کی سیر اور اسکی مختصر تاریخ مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۱۷ پرنٹنگ ورکس دہلی میں لکھا ہے۔

"ہر مومن مسلمان سے استدعا ہے کہ وہ گورنمنٹ عالیہ کے لئے جسکی عہد حکومت میں ہر فرد بشر نہایت عیش و آرام سے اپنی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور اس کو عطا کردہ آزادی کی بدولت اسلامی چمنستان سر سبز و بار آور ہے ضرور دن رات اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے غرض ہر لمحہ اور ہر ساعت میں دُعا کریں ۔۔۔۔ کہ اے خدا تو ہمیشہ ہمیش کے لئے (حکومت انگریز کو) مسند حکومت پر حکمران و قائم رکھ"۔

یہ ہیں دیوبندی مولویوں کی انگریزی حکومت کے وفاداریوں کے اعلان اور ایسے اعلان کیوں نہ ہوتے جبکہ یہ اس حکومت کے تحت نہایت عیش و آرام سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ عیش و آرام کیا کیا تھا اسکی تفصیل آئندہ اشاعت میں۔

(باقی)

:۔ (منیر احمد خادم) :۔

جلسہ سالانہ قادیان
۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۹۶ء
کو
قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا

ارشاد نبوی

(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)

— (منجانب) —

رکن جماعت احمدیہ بمبئی

# خطبہ جمعہ

# بڑی نگرانی اور بیدار مغزی کے ساتھ جھوٹ سے اپنے معاشرے کو پاک کرنا آپ پر لازم ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ مئی ۱۹۹۶ء مطابق ۲۴ ہجرت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام بادکروئس ناخ (Badkreuz Nach) (جرمنی)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم.
﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۳﴾
(سورہ الفرقان آیت ۷۳)

آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے اور آج کے خطبے ہی میں مجھے خدام سے بھی افتتاحی خطاب کرنا ہے۔ اس سلسلے میں میں نے آج کے خطبے کا موضوع یہ آیت چنی ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی صفات بیان فرماتے ہوئے جو رحمان خدا کے بندے ہیں فرماتا ہے "والذین لا یشہدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما" کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جھوٹ کی گواہی نہیں دیتے یا جھوٹ کی زیارت نہیں کرتے۔ "یشہدون الزور" کے دونوں معانی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں رمضان کے مہینے کے متعلق فرمایا "فمن شہد منکم الشہر" جس نے اس رمضان کے مہینے کا منہ دیکھا وہ یہ کرے۔ تو "لا یشہدون الزور" کا جو عام معروف ترجمہ ہے وہ تو یہ ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ مگر اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ جو مضمون بیان ہے اس میں یہ ترجمہ کرنا بدرجہ اولیٰ ہو گا کہ وہ جھوٹ کا منہ تک نہیں دیکھتے۔ "واذا مروا باللغو مروا کراما" اور جب وہ لغویات سے گزرتے ہیں تو عزت اور وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ تو چونکہ لغویات بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے اس لئے جھوٹ کو دیکھتے تک نہیں کا مضمون اس آیت کے سیاق و سباق میں بالکل صحیح بیٹھتا ہے۔

آج خصوصیت کے ساتھ مشرقی قومیں جھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور اگرچہ مغرب میں بھی یہ بیماری داخل ہو رہی ہے مگر عملاً دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی اور ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی، بنگلہ دیش میں بھی اور افریقہ کے اکثر ممالک میں بھی جھوٹ اب ایک روزمرہ کی عادت بن چکا ہے۔ اور دنیا میں سب سے بڑی تباہی مچانے والی کمزوری جھوٹ ہے جو ایک عام کمزوری بن کے شروع ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جھوٹ سے باز رکھنے کے لئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔

حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ یعنی ایسے گناہ جو بہت بڑے ہیں ان میں وہ جو بہت ہی بڑے بڑے ہیں ان کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا، ضرور بتائیں یا رسول اللہ۔ تو آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہ دونوں باتیں بیان فرمانے کے بعد آپ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا "الا وقول الزور، الا وقول الزور، الا وقول الزور، الا وقول الزور" سنو خبردار جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضور خاموش ہو جائیں۔ (بخاری کتاب الادب. باب عقوق الوالدین)۔

اگرچہ جھوٹ کا ذکر تیسرے نمبر پر آیا مگر سب سے زیادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جھوٹ پر آکر جوش کا اظہار فرمایا اور بے اختیار بار بار یہ نصیحت فرماتے رہے کہ خبردار جھوٹ کے قریب تک نہ جانا۔ وجہ یہ ہے کہ جھوٹ سب گناہوں کی جڑ ہے۔ شرک بھی جھوٹ ہی کا نام ہے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی ایک جھوٹ ہے۔ درحقیقت جھوٹ کا جتنا بھی آپ تجزیہ کریں آپ اسی حد تک یہ معلوم کریں گے کہ ہر بدی کی جڑ جھوٹ کی سرزمین میں ہے۔ جھوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جھوٹ کا ذکر فرماتے ہوئے بار بار یہ تاکید فرمائی کہ خبردار جھوٹ سے پرہیز، جھوٹ سے پرہیز، جھوٹ سے پرہیز۔ جھوٹ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہر بیماری کی جڑ ہے اور شرک بھی جھوٹ ہی سے پیدا ہوتا ہے اور جھوٹ ہی درحقیقت سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ آپ اپنی روزمرہ کی زندگیوں کا گہری نظر سے مشاہدہ کر کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر جھوٹ جو بولا جاتا ہے وہ کسی جھوٹے معبود کی خاطر بولا جاتا ہے اور فی ذاتہ انسان کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمیشہ سچ بولنا فطرت کے مطابق ہے اور ایک انسان سچی بات کرنا ہی پسند کرتا ہے مگر اس کے باوجود جتنا روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ داخل ہوا اتنے ہی جھوٹے خدا انسان کی زندگی میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور جھوٹ ہمیشہ ایک فرضی معبود کی عبادت کی خاطر بولا جاتا ہے مثلاً آپ کو روزمرہ کی باتیں کرتے ہوئے کوئی ایسی بات بیان کرنا ہو جس سے آپ اپنے کسی جرم پر پردہ ڈالنا چاہیں، وہ خواہ شہادت کے دوران ہو یا بغیر شہادت کے ہو. تو اس وقت آپ جھوٹ کا سہارا لے کر حقیقت سے دنیا کی نظر پھیر دیتے ہیں۔ یعنی جب اپنی نظر حقیقت سے پھیرتے ہیں تو دنیا کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور ایک مقصد حاصل کرتے ہیں۔ اور اللہ کی عبادت اس سے تمام خوبیاں، تمام نیکیاں، تمام اچھی باتیں حاصل کرنے کی خاطر کی جاتی ہیں وہ لوگ جن کی زندگیوں سے خدا نکل چکا ہو وہ یہی کام جھوٹ سے لیتے ہیں اور ہر مقصد کو جھوٹ کے ذریعے سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جھوٹ کا کاروبار اتنا چل پڑتا ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں داخل ہو جاتا ہے۔ سیاست جھوٹی ہو جاتی ہے، تجارت جھوٹی ہو جاتی ہے، میاں بیوی کے تعلقات جھوٹے ہو جاتے ہیں، ماں باپ اور بچوں کے تعلقات جھوٹے ہو جاتے ہیں۔ دوستوں کے تعلقات جھوٹے ہو جاتے ہیں، زندگی محض ایک دکھاوا بن کے رہ جاتی ہے اور اس ساری زندگی میں انسان جھوٹ کی عبادت کرتے کرتے دم توڑ دیتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ میں ایک مشرک کے طور پر اپنے خدا کے حضور حاضر ہونے والا ہوں۔

وہ جھوٹ جو فائدہ نہ دے وہ بولا ہی نہیں جاتا۔ یہ بنیادی حقیقت ہے جسے آپ یاد رکھیں۔ اور روزانہ جتنی مرتبہ آپ کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو اتنی مرتبہ ہی آپ شرک میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پس ہر انسان کی توحید کا معیار اس کے جھوٹ اور سچ سے پہچانا جائے گا۔ ہاں اس میں ایک استثناء بھی ہے اور وہ یہ کہ بعض لوگوں کو جب جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے تو پھر وہ عادت ان کو روزمرہ ایسے جھوٹ بولنے پر بھی مجبور کرتی ہے جس کا کوئی واضح مقصد پیش نظر نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بامقصد جھوٹ کی عبادت کی گئی ہے۔ جیسے نیک لوگ بھی جب نمازوں کے عادی ہو جاتے ہیں تو بعض دفعہ یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا سوچ رہے ہیں۔ بے خیالی میں بھی نماز تو پڑھتے ہیں کہ وہ عادت ہے۔ لیکن بسا اوقات بالارادہ نماز پڑھی جاتی ہے اور جو بالارادہ نماز ہو وہ سچی عبادت ہے۔ جو عادت کی نماز ہو وہ فرض تو پورا کر دیتی ہے مگر حقیقت میں عبادت کی روح نہیں رکھتی۔ پس منفی طور پر جھوٹ کی بھی یہی کیفیت ہے۔ کبھی تو یہ مخلصانہ غیر اللہ کی عبادت بن جاتا ہے۔ کبھی یہ روزمرہ کی عام عادت بن جاتا ہے جس میں وہ عبادت کا مفہوم کم رہ جاتا ہے اور عادت کا مفہوم زیادہ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم نے اسی مضمون سے متعلق فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں تمہاری قسموں سے متعلق پکڑے گا مگر لغو قسموں کو نظر انداز فرما دے گا۔ جو لغو قسمیں ہیں یعنی جھوٹی، بے ہودہ قسمیں، ان پر خدا تمہاری پکڑ نہیں کرے گا۔ یہ بھی اس کا احسان ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ قسمیں عادتاً کھائی گئی ہیں۔ یعنی جو جھوٹ بولا جا رہا ہے یہ عادتاً بولا جا رہا ہے، اس میں حقیقت کچھ نہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عادتاً جھوٹ بولنے کو بھی ایک نہایت ہی خطرناک بات قرار دیا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ رفتہ رفتہ جھوٹ بولنے سے ہی عادت بنتی ہے اور جب عادت بنتی ہے تو ایسے انسان کو یہ عادت لازماً جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے تمہیں سچ بولنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک

کہ وہ اللہ کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے یعنی یاد رکھیں سچ بولتا ہے کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے اور کوشش کرنے کے بعد فرمایا یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے۔ پس اس میں ہمارے لئے ایک بہت ہی بڑی خوش خبری ہے کہ اگر ہم فوری طور پر اپنے آپ کو جھوٹ سے کلیۃً پاک نہ بھی کر سکیں۔ اگر خدا کی خاطر دل میں ارادہ باندھیں اور مسلسل توجہ کے ساتھ محنت کرتے چلے جائیں اور جھوٹ سے چھٹکارے کی کوشش اور سچ بولنے کی عادت کو اپنانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسا وقت آتا ہے کہ وہ خدا کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے یعنی بہت سچا ہو جاتا ہے اور یہ محنت ضائع نہیں جاتی۔

اس کے برعکس فرمایا اور تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب. باب قول اللہ تعالیٰ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین) ۔ پس اگرچہ جھوٹ کا عادی انسان بعض دفعہ بے خیالی میں بھی جھوٹ بولتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ عادت ایک لمبے عرصے کی بدیوں کی وجہ سے پختہ ہوئی ہے۔ اس کا مزاج بن گیا ہے اور ایسے شخص کو خدا تعالیٰ کذاب لکھ دیتا ہے یعنی انتہائی جھوٹ بولنے والا۔ اور کذاب کے لئے جہنم مقدر ہے وہ جنت کا منہ نہیں دیکھے گا۔

## جھوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں

پس "لا یشہدون الزور" میں جو شہادت بیان فرمائی گئی وہ درحقیقت اسی غرض سے ہے کہ اگر آپ جھوٹ کا مونہہ نہیں دیکھیں گے تو آپ جہنم کا مونہہ بھی نہیں دیکھیں گے۔ اگر آپ جھوٹ کا مونہہ دیکھیں گے تو جنت کا مونہہ نہیں دیکھیں گے۔ یہ دو چیزیں اکٹھی نہیں چل سکتیں۔ اس کے باوجود ہم جھوٹ سے بہت بے پرواہ ہیں۔ اور بسا اوقات ایک کام کرنے سے پہلے ہی جھوٹ کا ارادہ باندھ کر گھر سے چلتے ہیں۔ کوئی تجارت ہو یا کوئی معاہدہ کرنا ہو یا کسی ملک میں داخل ہونا ہو، پاسپورٹ کا ناجائز استعمال کرنا ہو یا کوئی اور غرض پیش نظر ہو بسا اوقات انسان دل میں یہ ارادہ باندھ کر گھر سے نکلتا ہے کہ میں جھوٹ بولوں گا اور مطمئن ہو جاتا ہے کہ اب میرے کام بن جائیں گے کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جھوٹ سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ یہ جو اطمینان قلب ہے جو جھوٹ کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے یہ شرک ہے۔ اور یہ پکی علامت ہے کہ یہ انسان مشرک ہے، بت پرست ہے، اگرچہ اپنا نام اس نے موحد رکھا ہے۔ عبادت کرتا ہے خدا کی بظاہر، سجدے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور، لیکن اس کی ساری فطرت، ساری روح جھوٹ کے حضور جھکی رہتی ہے اور اسی کو سجدے کرتی ہے۔

پس یاد رکھیں کہ جھوٹ کوئی معمولی بیماری نہیں۔ یہ ایسی بیماری ہے جو ہر شرک کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے۔ ہر ناشکری کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس توحید کے منافی ایک ایسا گناہ ہے جو توحید کے ہر پہلو سے اس کی حقیقت کو چاٹ جاتا ہے، کچھ بھی باقی نہیں رکھتا۔ اور احسان مندی، احسان کے خیال یا شکر گزاری کے جذبات کو بھی کلیۃً چٹ کر جاتا ہے۔ جھوٹے لوگ نہ اپنے ماں باپ کے ہوتے ہیں، نہ خدا کے ہوتے ہیں۔ اور ماں باپ کا ذکر خدا کے بعد اس تعلق میں بیان فرمایا گیا ہے، اس نسبت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ سب سے بڑا رشتہ تخلیق کا رشتہ ہے۔ خدا چونکہ خالق ہے اس لئے سب سے زیادہ اس کا حق ہے۔ اور خدا کے بعد چونکہ ماں باپ تخلیق کے عمل میں بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ حصہ لیتے ہیں، تمام رشتوں میں سے سب سے زیادہ تخلیقی عمل میں حصہ لینے والے ماں باپ ہوتے ہیں اس لئے خدا کے بعد اگر کسی کا حق ہے تو ماں باپ کا ہے۔ اور جھوٹ ان دونوں حقوق کو تلف کر دیتا ہے۔ دوستیوں کے حقوق کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ وہ نسبتاً ادنیٰ ہیں۔ میاں بیوی کے حقوق کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ وہ نسبتاً ادنیٰ ہیں۔ قومی حقوق کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ وہ نسبتاً ادنیٰ ہیں۔ اور حکومت کی اطاعت، فرمانبرداری اور انصاف کے ساتھ اس سے معاملہ کرنے کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ یہ بھی لوگوں کے نزدیک ایک بہت ہی معمولی بات ہے۔ پس یہ دیکھیں کہ جھوٹ آپ کی مجالس میں پلتا کیسے ہے؟ آپ کے گھروں میں کس طرح بار بار استعمال ہوتا ہے اور کیوں آپ کی طبیعت پر اس کا برا اثر نہیں پڑتا۔ جب تک یہ احساس بیدار نہیں کریں گے آپ جھوٹ کی بیماری سے شفایاب نہیں ہو سکتے۔

## روزانہ جتنی مرتبہ آپ کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو اتنی مرتبہ ہی آپ شرک میں مبتلا ہوتے ہیں

آپ ایک ایسی قوم میں آئے ہیں. ایک ایسے ملک میں آپ نے پناہ ڈھونڈی ہے جو اس پہلو سے بالعموم آپ سے بہتر نمونے دکھانے والا ملک ہے۔ بلکہ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے اور اس میں رعایت مقصود نہیں بلکہ حقیقت حال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ تمام یورپ میں میرے نزدیک جرمن قوم سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ ان کی نیکی اور سچائی ان کو بالآخر توحید کی طرف لے جائے۔ خدا کرے یہ نیکی قائم رہے اور جیسا کہ آج دنیا میں سچ زائل ہو رہا ہے اس قوم میں یہ بیماری داخل نہ ہو جو عموماً ترقی یافتہ ملکوں میں بھی داخل ہو چکی ہے اور یہ قوم اپنے سچ کی حفاظت کر سکے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد گہری نظر سے جائزہ لینے کے بعد میں نے یہ حقیقت معلوم کی ہے. دریافت کی ہے یہ بات، کہ تمام یورپین یا مغربی قوموں میں سب سے زیادہ فطرتاً سچی قوم جرمن قوم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ لوگ ان کو اکھڑ سمجھتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ سخت مزاج ہیں حالانکہ ان کے اندر سچائی کی وجہ سے ایک ڈسپلن پیدا ہو گیا ہے اور اسی بناء پر بعض معاملات میں یہ سختی سے عمل کرتے ہیں۔ مگر حقیقت میں اس کی وجہ طبیعت کا اکھڑپن نہیں ہے کیونکہ اس کے برعکس میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یہ قوم سچ کی قدر دان بھی ہے۔ اور جہاں یہ لوگ سچے لوگ دیکھتے ہیں وہاں ان سے طبعاً ان کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور دنیا کی سچی قومیں ہی ہیں جو سچوں سے محبت کرتی ہیں یا کر سکتی ہیں۔

پس آپ کے لئے یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ آپ ایک ایسے ملک میں آئے ہیں جہاں کم سے کم آپ کے سچ پر کوئی ابتلا نہیں آیا۔ اور آپ سچ بولنا چاہیں تو ان کے مزاج کے موافق رہیں گے، ان کے مزاج کے برعکس بات نہیں کریں گے۔ اس کے باوجود اگر آپ اپنی پرانی گندی عادتوں کو ساتھ لے کر یہاں داخل ہوں اور ان سے جھوٹ کا معاملہ کریں تو بہت ہی بڑا گناہ ہے، بہت ہی بڑی ناشکری بھی ہے۔ پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے جھوٹ کے مضمون کے ساتھ ناشکری کے مضمون کو باندھا ہے یاد رکھیں یہاں بھی آپ کا یہی معاملہ ہے۔ اگر آپ جھوٹ بولیں گے اس ملک میں رہ کر تو اس قوم کی مہمان نوازی، اس کے اعلیٰ اخلاق کی بھی ناقدری اور ناشکری کرنے والے ہونگے۔ وہ فوائد جو یہ آپ کو ویسے دیتے ہیں اگر آپ جھوٹ کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو محض یہی نہیں کہ آپ ان کے ناشکر گزار ہوں گے، آپ خدا کے بھی ناشکر گزار ہونگے۔ اور آپ کا کوئی نیک اثر اس قوم پر پھر قائم نہیں ہو سکتا۔ نہ آپ کا، نہ آپ کے دین کا، نہ آپ کی قوم کا۔ پس آپ جھوٹ کے ایمبیسڈر بن کر، جھوٹ کے سفیر بن کر اگر غیر قوموں میں یا دوسری قوموں میں زندگی بسر کرتے ہیں تو حقیقت میں شیطان کے سفیر بن کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اللہ کے سفیر تو سچ کے علمبردار ہوتے ہیں، سچ کے نقیب بنا کرتے ہیں اور آپ کو خدا تعالیٰ اگر سچائی کا موقع عطا فرمائے تو بہت تیزی کے ساتھ آپ اس قوم کے دلوں کو فتح کر سکتے ہیں۔

## جھوٹے لوگ نہ اپنے ماں باپ کے ہوتے ہیں نہ خدا کے ہوتے ہیں

پس اگر آپ نے اپنی میزبان قوم کے دلوں کو فتح کرنا ہے تو اس کی چابی بھی سچائی میں ہے۔ سچ بولیں، سچا کردار بنائیں، سچ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں۔ آپ کے چہروں سے سچائی ظاہر ہو۔ آپ کے اطوار سچے ہوں۔ آپ کی طرز گفتگو سچی ہو۔ اور جھوٹ کا تصور تک آپ کے قریب نہ آئے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کے متعلق پھر کہا جا سکتا ہے کہ "لا یشہدون الزور" احمدی وہ لوگ ہیں جو جھوٹ کا منہ تک نہیں دیکھتے۔ اگر آپ یہ کریں تو آپ زندہ رہیں گے۔ آپ کی بقاء کی قطعی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ جو سچا ہو خدائے واحد و یگانہ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ اور خدا اس کی پشت پناہی فرماتا ہے۔ ہر خطرے سے اس کو بچاتا ہے کیونکہ اس نے جھوٹ کا سہارا موجود ہونے کے باوجود جھوٹ کا سہارا نہیں لیا۔ پس یہ بندہ رحمان خدا کا بندہ بن جاتا ہے اور وہ اس کی حفاظت کرنا خود اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس میں ادنیٰ بھی شک نہیں۔ یہ وہ حقیقت ہے جس سے اکثر دنیا مونہہ پھیرے بیٹھی ہے۔ پس آپ نے ایک بہت ہی بڑی ذمہ داری اس قوم میں ادا کرنی ہے اور وہ اسلام اور احمدیت کا نقیب بننا ہے۔ اور یہ ایک ایسی ہم آہنگی ہے جس کے نتیجے میں آپ دونوں کے درمیان گفت و شنید میں کچھ فاصلے دکھائی نہیں دیں گے۔ سچے سچوں سے ملتے ہیں تو ان کے اندر ایک فطری اور طبعی لگاؤ ہوتا ہے جو ان کو ایک دوسرے کے قریب کر دیتا ہے۔

اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ اکثر داعی الی اللہ وہی کامیاب ہیں جن کے اندر سچائی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ سچی بات کرتے ہیں خواہ تھوڑی کریں۔ سچی بات کرتے ہیں خواہ زیادہ دلائل نہ بھی جانتے ہوں۔ ان کی بات میں وزن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وزن سچائی کا نام ہے چالاکیوں کا نام نہیں۔ ایک چھوٹی سی بات بھی جو


BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA
ARROW GYM
تندرستی ہزار نعمت ہے
چیف کوچ۔ محمد عبدالسلیم نیشنل باڈی بلڈر۔ حیدر آباد
وزن کم کرنے ۔ بڑھانے ۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں قائم کی جانے والی ایکسر سائز اور خوراک ۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں ۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں ۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے ۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں
M . A SALEEM ( BODY BUILDER )
H . NO. 18 - 2- 888/10/71. NIMRA COLONY
FALAKNUMA POST - 500253
HYDERABAD ( A . P ) 041-219036
INDIA

سچی ہو بعض دفعہ غیر معمولی وزن اختیار کرلیتی ہے۔ اس کے مقابل پر ہزار دلائل بھی کام نہیں کرتے اور بے حقیقت ہو جاتے ہیں۔ یہاں جو خاص کامیاب داعی الی اللہ ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو جرمن زبان بھی بہت تھوڑی آتی ہے۔ ایسے ہی ایک داعی الی اللہ سے ملاقات کے دوران میں نے پوچھا کہ بتائیں آپ کیا کرتے ہیں۔ توانہوں نے بڑی سادگی سے کہا کہ دو ہی باتیں ہیں جو میں جانتا ہوں۔ ایک یہ کہ مجھے کوئی علم نہیں زبان بھی نہیں آتی اور اس کا ایک ہی توڑ ہے کہ میں لوگوں کو دعوت دے کر اپنے گھر مہمان بلالیتا ہوں۔ اور جس حد تک بھی جو کچھ مجھے کہنا آتا ہے سادہ لفظوں میں ان کو کہتا ہوں اور اس مہمان نوازی کے نتیجے میں وہ چند منٹ جو میرے پاس بیٹھتے ہیں میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ میرے بہت قریب آرہے ہیں۔ اور وہ مجلس ختم نہیں ہوتی مگر ہم ایک دوسرے کے بہت قریب آچکے ہوتے ہیں۔ تب میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کو کچھ لٹریچر دوں۔ تو اکثر وہ کہتے ہیں ہاں ہمیں ضرور دیں۔ اور جب میں لٹریچر دیتا ہوں تو وہ بسا اوقات مثبت نتائج ظاہر کرتے ہیں۔ اور صرف اتنی سی میری تبلیغ ہے جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے ایک سال میں تیس احمدی مل چکے ہیں جو بہت مخلص اور فدائی ہیں اور پوری طرح جماعت کے نظام کا حصہ بن چکے ہیں۔

## تمام یورپین یا مغربی قوموں میں سب سے زیادہ فطرتاً سچی قوم جرمن قوم ہے

دوسری بات انہوں نے مجھے یہ بتائی کہ دوسرا راز یہ ہے کہ میری بیوی بہت مہمان نواز ہے۔ وہ کہتے ہیں اگر بیوی مہمان نواز نہ ہوتی تو مجھے جرات ہی نہ ہوتی کہ اس طرح وقت بے وقت گھروں میں مہمان لے آتا۔ کوئی پہلے سے طے شدہ پروگرام تو ہوتا نہیں۔ رستہ چلتے کسی سے باتیں شروع ہوئیں، تھوڑی سی ہم آہنگی دیکھی اور اس سے پوچھا کہ کیوں جی آپ پسند فرمائیں گے کہ تھوڑا سا پاکستانی کھانا چکھ لیں۔ اکثر تعجب کی وجہ سے یا انوکھی بات سمجھ کر وہ کہتے ہیں ہاں ٹھیک ہے۔ کہتے ہیں میں اس یقین کے ساتھ گھر میں آتا ہوں کہ کوئی بھی وقت ہو، کسی قسم کی بھی کوئی مشکل ہو میری بیوی ضرور میرا ساتھ دے گی اور ہمیشہ ساتھ دیتی ہے۔ ہنستے ہوئے، مسکراتے ہوئے وہ اس طرح ان کو Welcome کرتی ہے کہ اپنے مہمانوں کو، جو ذاتی مہمان ہوں ان کو بھی شاید اس طرح شوق سے کوئی Welcome نہ کر سکے۔ کیونکہ اس کی زبان پر سبحان اللہ ہوتا ہے۔ کہتی ہے اللہ کے مہمان آئے ہیں۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی جوش اور ولولے کے ساتھ وہ مہمان نوازیاں کرتی ہے اور کبھی بھی حرف شکایت زبان پر نہیں آیا۔ اس نے کہا یہ دو باتیں ہیں جن کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ فضل فرمایا اور میرے جاہل اور لاعلم ہونے کے باوجود مجھے، میری دعوت الی اللہ کو پھل لگائے اور ہمیشہ لگاتا ہے۔

## سچ بولیں، سچا کردار بنائیں، سچ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں

اس شخص کی طرز گفتگو سے میں نے یہ اندازہ لگایا اور بالکل واضح تھا یہ کہ اصل میں اس کی سچائی کا اثر ہے۔ بات کرنے کا طریقہ بالکل سادہ مگر بالکل سچا۔ اور وہ ایسی بات تھی جو میرے دل پر اثر کر رہی تھی کیسے ممکن تھا کہ یہ بات دوسرے دلوں پر اثر انداز نہ ہو۔ پس یاد رکھیں اگر آپ نے کامیاب داعی الی اللہ بننا ہے تب بھی آپ کو سچ کی طرف آنا پڑے گا۔ اور سچائی کی راہ میں بہت روکیں حائل ہیں۔ جو قوم بچپن سے اپنے گھروں میں جھوٹ بولتی پل کے جوان ہوئی ہو، جس کے جھوٹ بولنے کی عادت جس کے ہاں اعزاز سمجھی جاتی ہے۔ جتنا بڑا جھوٹا اور لپاٹی ہو اتنا ہی مجلسوں کا وہ ہیرو بنتا ہو، ایسے بیمار کا اس بیماری سے نجات پانا ایسا ہی ہے جیسے کسی گہرے کینسر کے مریض کا کینسر کی بیماری سے شفا پا جانا۔ اور جھوٹ واقعۃً ایک کینسر بن جایا کرتا ہے۔ وہ رگ و ریشہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایک طرف سے اکھیڑیں تو دوسری طرف کسی اور جگہ اپنی جڑیں گاڑ دیتا ہے۔ پس یاد رکھیں کہ بڑی نگرانی اور بیدار مغزی کے ساتھ جھوٹ سے اپنے معاشرے کو پاک کرنا آپ پر لازم ہے۔ اور اگر آپ یہ مہم شروع کریں گے تب آپ کو معلوم ہو گا کہ کتنا مشکل کام ہے۔ کہنے میں آسان مگر کرنے میں بے انتہا مشکل۔ کیونکہ آپ صبح اٹھ کر جب اپنا پروگرام شروع کرتے ہیں تو ہر قدم پر آپ کے سامنے سچ اور جھوٹ کی دو راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں اور ہر قدم پر بسا اوقات آپ سچ کی عبادت کی بجائے جھوٹ کی عبادت پر اپنے آپ کو آمادہ پاتے ہیں۔ اور جب عادت بن جائے تو پتہ بھی نہیں چلتا کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

بعض دفعہ جھوٹ بولنے والے سے آپ کہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ کی قسمیں کھا کے کہے گا کہ میں جھوٹ نہیں بولتا اور اتنا جوش ہوتا ہے اس کی قسموں میں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک ایسا شخص جس کو میں جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ہے اس نے عدالت میں نظام جماعت کے سامنے قضا میں جھوٹی گواہی دی اور اس پر اسے بڑا جوش آیا کہ میرے خلاف فیصلہ ہو گیا ہے۔ اس نے مجھے خط لکھا کہ آپ تو مجھے جانتے ہیں کہ میں کتنا سچا ہوں۔ اس لئے میری اپیل ہے آپ کی عدالت میں کہ قضا نے جو مجھے جھوٹا قرار دیا ہے اس کو صاف کریں۔ اور میں جانتا تھا کہ وہ جھوٹا ہے۔ لیکن اتنے یقین سے اس نے مجھے لکھا کہ میں حیران رہ گیا۔ اس کی عادت میں اتنا جھوٹ تھا کہ ہر بات میں جھوٹ تھا۔ اور یہی وہ جھوٹ ہے جب عادت بن جائے تو انسان کو چاروں طرف سے لپیٹ لیا کرتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ایسا شخص خدا کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ اپنے بچوں میں دیکھیں، اپنے عزیزوں میں دیکھیں، اپنی بیویوں میں دیکھیں، بیویاں اپنے خاوندوں میں دیکھیں کہ روزمرہ کتنی بار آپ لوگ بے تکلفی سے جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اگر یہ عادت اسی طرح جاری رہی تو آپ کے دین کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا اور خدا کے ساتھ آپ کا تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔

یاد رکھیں اللہ سے سچا تعلق صادق کا ہی قائم ہوا کرتا ہے۔ کاذب کا نہیں ہوا کرتا۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی کاذب اپنا نام صادق رکھ لے۔ کوئی کاذبہ اپنا نام صادقہ رکھ لے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ خدا کی نظر میں سب کچھ ہے اور خدا کا تعلق سچے سے ہوتا ہے جھوٹے سے نہیں ہوتا۔ اگر دنیا کی زندگی میں بھی آپ کا یہی تجربہ ہے کہ سچوں سے آپ کا تعلق بڑھتا ہے خواہ جھوٹے بھی ہوں تو خدا جو جھوٹا نہیں ہے، خدا جو سچ کا سرچشمہ ہے وہ کیسے جھوٹوں سے تعلق قائم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سب گناہوں سے بڑھ کر ظلم اور جھوٹ سے نفرت کرتا ہے اور ظلم اور جھوٹ یعنی شرک اور جھوٹ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

پس اپنے حالات پر غور کریں، جائزہ لیں۔ میں نے جو کہا کہ آپ اگر جھوٹے بھی ہوں تو سچے کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے یہ بالکل درست بات ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ پاکستان کی عدالتوں میں جج خواہ کیسا بھی تھا اس کے سامنے جب ایک احمدی نے وقار کے ساتھ سچائی بیان کی تو وہ اس سے متاثر ہوا۔ اور اس نے صاف لکھ دیا کہ یہ شخص جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ میں اس کی قدر کرتا ہوں اور اس کے حق میں فیصلہ کیا۔

تو انسان کی فطرت میں گہری بات، گہرا تعلق دراصل سچائی ہی سے ہے۔ کیونکہ انسان سچائی کی طرف سے آیا ہے۔ اللہ کی تخلیق ہے اور اللہ کی صفات کی چھاپ اس کی ہر تخلیق پر ہوتی ہے۔ پس آپ نے اگر جھوٹ کا سفر اختیار کیا ہے، جھوٹ کو اپنی زندگی کی عادت بنایا ہے تو فطرت کے خلاف قدم اٹھایا ہے۔ ایک بچہ عام حالات میں کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔ جب بھی جھوٹ شروع کرے گا کسی سزا کے ڈر سے شروع کرے گا۔ جب بھی جھوٹ شروع کرے گا کسی لالچ سے متاثر ہو کر کرے گا۔ مگر عام طور پر جس گھر میں جھوٹ نہ بولا جائے وہاں بچے لالچ کے باوجود بھی جھوٹ نہیں بولتے اور خوف کے باوجود بھی جھوٹ نہیں بولتے۔ اور سچے گھروں کا یہ طرہ امتیاز ہوتا ہے کہ ان کے بچے بالکل صاف اور سچی بات کرنے والے ہوتے ہیں۔

## اگر ایک انسان خواہ کیسا ہی مجرم کیوں نہ ہو یہ قطعی فیصلہ کر لے کہ جو کچھ بھی ہو گا میں نے جھوٹ بہرحال نہیں بولنا تو اسی دن اس کے جرائم کی جان نکلنی شروع ہو جائے گی

پس اس منزل سے اپنی سچائی کی حفاظت شروع کریں۔ اپنے بچوں پر نگاہ ڈالیں ان کی عادتیں دیکھیں۔ اپنے میاں بیوی کے تعلقات پر نظر ڈالیں، اپنے بہن بھائیوں کے تعلقات پر نظر ڈالیں۔ بیوی کے تعلق جو اس کی بہو سے ہیں یا بیوی کا تعلق جو اپنے داماد سے ہے اور اسی طرح داماد اور بہوؤں کا تعلق اپنی ساسوں سے ہے، یہ سارے زندگی کے ایسے رشتے ہیں جن کو جھوٹ کی ملونی گدلا کر دیتی ہے اور زہریلا کر دیتی ہے۔ تمام انسانی فساد کی جڑ جھوٹ ہے۔ ہر جگہ ظلم اور ستم جھوٹ کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایک انسان خواہ کیسا ہی مجرم کیوں نہ ہو یہ قطعی فیصلہ کر لے کہ جو کچھ بھی ہو گا میں نے جھوٹ بہرحال نہیں بولنا تو اسی دن اس کے جرائم کی جان نکلنی شروع ہو جائے گی۔ ان میں کوئی زندگی باقی نہیں رہے گی۔ پس اپنا غور سے جائزہ لیں اپنا گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ نفس کا اندرونی سفر اپنے جھوٹ کی تلاش میں شروع کریں تو پہلے دن ہی آپ کو بہت سے جھوٹ دکھائی دیں گے۔ اور عجیب بات ہے کہ جب آپ ان کو صاف کرلیں گے، جو ایک مشکل کام ہے، تو اس کی تہہ میں پھر آپ کو اور بھی جھوٹ دکھائی دیں گے۔ جب آپ ان کو صاف کرلیں گے تو اس کی تہہ میں پھر کچھ اور بھی جھوٹ دکھائی دیں گے اور یہ سفر بہت لمبا اور صبر آزما ہے۔

سچے لوگ بھی جن کو آپ بہت اعلیٰ درجے کا سچا سمجھتے ہیں جھوٹ کے خلاف نگرانی کرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ کسی نہ کسی پہلو سے چھپا ہوا دشمن کسی تہہ میں ضرور موجود ہو گا۔ پس نیتوں کے بننے کی آماجگاہ جو دل کی گہرائیاں ہیں یا روح کی گہرائیاں ہیں ان تک جھوٹ کی رسائی ہو جاتی ہے اور جب وہاں جھوٹ پہنچ جائے تو اسی بیماری کا نام دراصل کینسر ہے جو تہہ بہ تہہ درجہ بدرجہ نیچے اترتا چلا جاتا ہے۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر۔ حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون۔ 649_04524

پس اپنے سب پہلوؤں، سب گوشوں کو صاف کریں اور اس کے لئے آپ کو بیدار مغزی کے ساتھ، ہوشیاری کے ساتھ، بہت باریک نظر سے جائزہ لینا ہوگا۔ روزمرہ کاموں میں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو میں باتیں کر رہا ہوں جب تک آپ تجربہ نہ کریں گے آپ کو تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ میں آپ سے کیا کہہ رہا ہوں۔

## فحشاء بھی جھوٹ کی ایک بدترین قسم ہے

خدام الاحمدیہ کے کاموں میں آپ مصروف ہیں وہاں بھی کئی بار جھوٹ بول جاتے ہیں۔ کوئی پوچھتا ہے کیوں جی لیٹ کیوں ہو گئے تو بے اختیار دل سے ایک عذر نکل آتا ہے۔ اور اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو پتہ چلے گا کہ وہ عذر پورا سچا نہیں تھا۔ اس میں کوئی نہ کوئی پہلو جھوٹ کا موجود تھا۔ کوئی سوال کیا جائے آپ سنی سنائی بات آگے پہنچا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جھوٹ کی جو تعریف فرمائی ہے اس میں اسے جھوٹ قرار دیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ایک انسان کے لئے یہ جھوٹ کافی ہے جیسا کہ فرمایا "کفیٰ بالمرء کذباان یحدث بکل ما سمع" کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو سنے وہ آگے چلا دے (مسلم باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع)۔

اب یہ بات جو ہے جو سنے اور آگے چلا دے اس کو جھوٹ کہنا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مرتبہ اور مقام تھا۔ کیونکہ آپ کو شافی مطلق نے اپنی نمائندگی میں تمام بنی نوع انسان کی ہر بیماری کی شفا کے لئے بھیجا تھا۔ پس دیکھیں کیسی گہری نظر ہے آپ کی۔ جو کوئی بات سنتا ہے اسے آگے چلا دیتا ہے فرمایا یہ جھوٹ ہے۔ اور یہ جھوٹ اس کی بربادی کے لئے کافی ہے۔ جب تک کسی بات کے متعلق آپ کو یقین نہ ہو، آپ تحقیق نہ کر لیں، اسے آگے چلانا گناہ ہے اور بعض دفعہ یہ جھوٹ بہت بڑی بڑی معاشرتی خرابیوں پر منتج ہو جاتا ہے۔ ایک بہن نے اپنی بہن کے متعلق کوئی بات سنی، اگر اس کے دل میں اس کی محبت نہیں ہوگی تو وہ اس بات کو کچا جانتے ہوئے بھی آگے بیان کرے گی۔ ایک بھائی جب اپنے بھائی کے خلاف کوئی بات سنتا ہے اگر اس سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو بلکہ معمولی سی پرخاش ہو اور نفرت ہو تو وہ بہت جلد اس کے خلاف بات کو لوگوں میں پھیلائے گا۔ اور اکثر معاشرتی خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن جہاں اپنے دوست کے متعلق، اپنے عزیز کے متعلق کوئی انسان بات سنتا ہے تو اسے آگے نہیں چلاتا اور آگے نہیں پھیلاتا بلکہ اس پر مٹھی کس کر بیٹھ رہتا ہے کہ آگے بات نکلے نہیں اور یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔

## ایک سادہ آدمی جو جھوٹا نہ ہو وہ قانع ضرور ہوا کرتا ہے

امر واقعہ یہ ہے کہ دونوں باتیں سچی بھی ہو سکتی ہیں اور جھوٹی بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر اگر آپ نے اپنی نفرت کی وجہ سے کسی کے خلاف بات کو اچھال دیا تو یہ بھی ایک جھوٹ ہے اور اگر محبت کی وجہ سے اس بات کی تحقیق ہی نہ کی اور اس سے آنکھیں بند کر کے بیٹھ رہے تو یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو فطرت پر بہت گہری اور باریک نظر رکھتے تھے ہر پہلو سے ہمارے گناہوں کو کھنگال کو ہمارے سامنے لا کھڑا کیا ہے اور ہر خطرے سے ہمیں متنبہ فرما دیا ہے۔ اب یہ عادت اگر آپ اپنے معاشرے سے دور کر دیں تو منافقوں کو منافقت پھیلانے کا کوئی موقع باقی نہیں رہے گا۔ جتنی قومیں منافقتوں سے ہلاک ہوا کرتی ہیں ان کی ہلاکت کا راز اس بات میں ہے کہ جو بات سنی آگے چلا دی۔ اور اس سے رفتہ رفتہ قوموں کے کردار تباہ ہو جاتے ہیں، ان کی ہمتوں کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

فحشاء بھی اسی لئے جھوٹ کی ایک بدترین قسم ہے۔ جب آپ بری بات کسی جگہ سنتے ہیں اور سنتے ہی اسے آگے بڑھا دیتے ہیں تو اس سے صرف یہی نہیں کہ آپ جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ وہ معاشرہ جس میں ایسی باتیں عام ہونے لگیں وہاں وہ بدیاں بھی جڑیں پکڑنے لگتی ہیں۔ اور انسان فطرتاً یہ سوچتا ہے کہ اگر یہ باتیں چل رہی ہیں، فلاں بھی ایسا کر رہا ہے یا فلاں بھی ایسی کر رہی ہے تو ہم بھی کر لیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اور جھوٹ کی جرات بدکرداری کی جرات میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایک گناہ دوسرے گناہ پر منتج ہو جاتا ہے۔ پس آپ اگر اپنے معاشرے کی خرابیوں پر نظر رکھیں تو بلا مبالغہ آپ یقین کے ساتھ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اکثر بیماریاں، اکثر گناہ جھوٹ کی سرزمین پر پرورش پاتے ہیں اور جھوٹ کے پانی ہی سے سیراب ہوتے ہیں۔

پس جھوٹ کا قلع قمع کریں، اپنی زندگیوں کو سچا بنائیں اور اگر آپ اپنی زندگیوں کو سچا بنا لیں تو اس دنیا میں جنت حاصل کر لیں گے۔ جو سچ میں تسکین دینے کی طاقت ہے وہ دنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ سچائی طمانیت بخشتی ہے۔ سچائی سادگی پیدا کرتی ہے۔ سچائی قناعت پیدا کرتی ہے۔ سچائی نہ ہو تو دکھاوے کی زندگی آپ کو طرح طرح کے قرضوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ طرح طرح کے مصنوعی ایسے طریق اختیار کرنے پر مجبور کرتی ہے جس کی آپ کو استطاعت نہیں ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جھوٹ نہیں ہے حالانکہ یہ جھوٹ ہے۔ سچ صرف یہ ہے کہ خدا نے جو آپ کو دیا ہے وہی آپ کا ہو اور جو آپ کے پاس نہیں ہے دنیا دیکھ لے کہ آپ کے پاس نہیں ہے۔ چونکہ آپ دنیا کی نظر سے ڈرتے ہیں اور دنیا کو اپنا خدا بنا لیتے ہیں اس لئے دینے والا آپ کو کچھ اور دیتا ہے اور جس کو آپ نے دکھانا ہے اس کا اور تقاضا ہے۔ آپ پھر قرض لے کر بھی اپنی زندگی کا معیار مصنوعی طور پر بنا لیتے ہیں۔ مانگ کر بھی اپنی عزت پر داغ ڈال لیتے ہیں۔ قرض لے کر اس نیت سے لینا کہ واپس نہیں کروں گا یہ بھی ایک بہت گندی قسم کا جھوٹ ہے۔ تو آپ کسی بھی بیماری کا تجزیہ کریں جو روزمرہ ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہے تو پہلے اگر آپ کا دھیان اس طرف نہیں بھی گیا تو یہ جھوٹ تھا جس میں آپ زندگی بسر کر رہے تھے تو اب میرے بتانے پر، نشان دہی پر جب آپ دوبارہ غور کریں گے تو آپ اس کو جھوٹ ہی پائیں گے۔

ایک سادہ آدمی جو جھوٹا نہ ہو وہ قانع ضرور ہوا کرتا ہے۔ ایک آدمی کے گھر میں کچھ بھی نہیں اگر کوئی مہمان آتا ہے تو یہ بالکل جھوٹا خیال ہے کہ اگر آپ اس کی کچھ خاطر نہ کر سکیں تو آپ اس کی نظروں میں ذلیل ہو جائیں گے۔ اگر ایک سچا آدمی اپنی غربت کی وجہ سے کسی مہمان کی عزت نہیں کر سکتا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ مہمان اس کی عزت دل میں لے کر واپس جایا کرتا ہے۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ اسے ذلیل سمجھے یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ اس کی سادگی، اس کی سچائی ایک چادر ہے جو وہی بچھا دی کہ آؤ اب بیٹھ جائیں۔ ٹھنڈا پانی نلکے سے نکال کر پلا دیا۔ یہ ان باتوں میں بہت گہری طاقت ہے اس کے مقابل پر کہ آپ کسی کے گھر دوڑے جائیں اور وہاں سے لسی یا چائے مانگ کر لائیں اور مانگے ہوئے برتنوں میں آپ مہمان کی خدمت کر رہے ہوں۔ افراتفری گھر میں آئی ہو۔ آپ کو وہم ہے کہ مہمان پہچانتا نہیں ہے وہ خوب جانتا ہے، خوب پہچانتا ہے۔

## ہر زندگی کا سکون اور طمانیت سچائی سے ملتی ہے

سادگی ہے جو دراصل سچائی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور سچائی سادگی کو طاقت بخشتی ہے۔ جو کچھ ہے، جو کچھ خدا نے آپ کو دیا ہے وہی کچھ بنے رہیں، اس سے زیادہ بننے کی کوشش نہ کریں۔ ایسے موقعوں پر کتنی مصیبتیں حل ہو جاتی ہیں، کتنے جھنجھٹوں سے آپ کو چھٹکارا مل جاتا ہے۔ کئی لوگ لکھتے ہیں کہ ہماری اتنی بچیاں ہیں، اتنے بچے ہیں ان کی شادیاں کرنی ہیں کچھ بھی نہیں ہے دعا کریں۔ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں اور صرف یہ دعا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ضرورتیں پوری فرمائے بلکہ یہ بھی کرتا ہوں کہ خدا ان کو قناعت بخشے اور جیسا سادہ زندگی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان ضروریات زندگی کو پورا کیا کرتے تھے اسی سادہ زندگی سے ان کو بھی توفیق ملے۔ لیکن ان کی راہ میں ایک مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کے زمانے میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نیک نمونے کے نتیجے میں اکثر معاشرہ اصلاح پذیر تھا اور وہاں تکلفات تھے ہی نہیں۔ وہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی معاشرے میں پیدا ہوا اور اس کے نتیجے میں یہ فرائض آسان ہو گئے۔ کوئی تکلف بھی انسان کی روزمرہ کی ضرورتوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا تھا۔

آپ میں سے اکثر کو شاید علم نہ ہو کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جب اپنی بیٹی امۃ الحفیظ کہ جو سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں رخصت کیا تو پتہ ہے کیسے رخصت کیا۔ بیٹی کو کپڑے پہنائے صاف ستھرے اور یکہ لیا اور نواب محمد علی خان صاحب کے گھر جن کے بیٹے نواب عبد اللہ خان سے شادی ہونی تھی، ان کے گھر بیٹی کو پہنچا دیا کہ لو جی اپنی امانت سنبھالو، میں چلتی ہوں، یہ شادی تھی۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی کی یہ شادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت اور آپ کے خاندان کے وقار کے منافی نہیں تھی بلکہ اس کی عزت اور وقار کو چار چاند لگانے والی تھی تو پھر مسئلہ کیا ہے۔ پھر کیا مشکل درپیش ہے۔ اگر یہی سادہ معاشرہ جو سچائی کا معاشرہ ہے، جو کچھ ہے اسی طرح کرنا ہے، جو کچھ نہیں ہے اس کے متعلق تصور بھی نہیں کرنا۔ یہ سچا معاشرہ ہے جو دنیا میں ایک جنت پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے بغیر زندگی کا ہر مرحلہ کٹھن ہو جاتا ہے۔ ہر انسانی تعلق عذاب بن جاتا ہے۔ مگر مشکل جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ بعض غرباء ایسے ہیں جو خود سادہ ہونا چاہیں بھی تو دوسرے فریق ان کو سادہ رہنے نہیں دیتے، مطالبے شروع ہو جاتے ہیں اور تقاضے شروع ہو جاتے ہیں۔ مطالبے بعض دفعہ ظاہری طور پر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ اشاروں سے، بعض دفعہ بعد کے ردعمل سے نظر آتے ہیں۔ مثلاً ایک غریب نے غریبانہ طور پر اپنی بیٹی رخصت کی تو ساری عمر اس پر لعن طعن کی جاتی ہے، اس کو طعنے دئے جاتے ہیں، اس سے نوکرانیوں کی طرح کام لئے جاتے ہیں کہ تم گھر سے لائی کیا ہو۔ یہ وہ ہمارے معاشرے کی لعنت ہے جو جھوٹ کی پرورش کرنے والی اور سچائی کی مخالف ہے۔

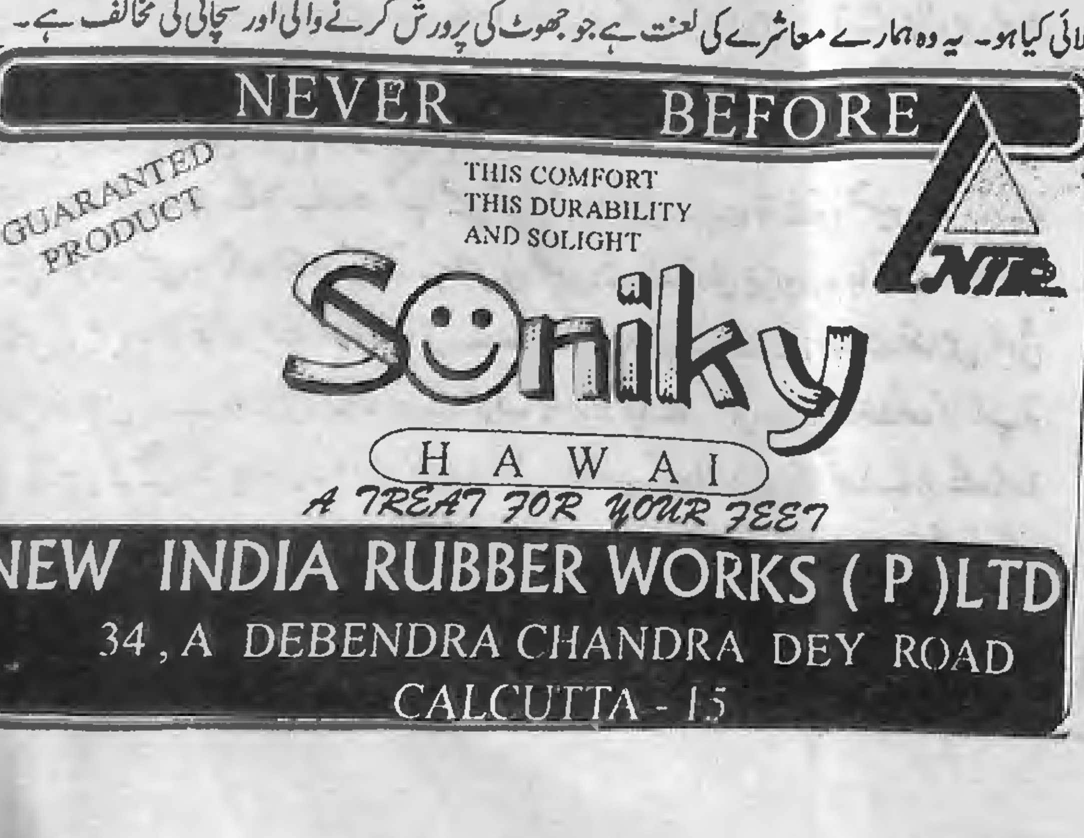

حالانکہ جب رشتے کئے جاتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ دین کو اہمیت دو، دوسری کوئی بات نہ دیکھو۔ اور دین سے مراد محض کسی کا نمازیں پڑھنا نہیں بلکہ اس کا رہن سہن، اس کی طرز زندگی کی شرافت ہے۔ ایک انسان دین دار ہو اور آپ اس سے شادی کر دیں تو یقیناً یہ شادی دنیا میں بھی اس بچی کے لئے جنت کا موجب بن سکتی ہے۔ اگر آپ خاندانی پس منظر دیکھیں، دنیا کی دولت دیکھیں، علم دیکھیں اور آدمی اپنی ذات میں بد خلق ہو، بد تمیز ہو تو ایسی بچی کی زندگی آغاز ہی سے جہنم بن جائے گی اور کبھی اسے زندگی میں سکون کا سانس نصیب نہیں ہوگا۔

**جھوٹ کی عبادت واقعتہً بعض اوقات انسان کو جھوٹے خداؤں کے سامنے جسمانی طور پر بھی سجدہ ریز ہونے پر مجبور کر دیا کرتی ہے**

پس جتنی بھی تفصیل کے ساتھ آپ معاشرے پر اور روزمرہ کی زندگی کے تعلقات پر نظر ڈالیں یہ یقین پہلے سے بڑھ کر آپ کے دلوں میں جاگزیں ہوتا چلا جائے گا، جگہ بناتا چلا جائے گا کہ ہر مشکل کا حل سچائی ہے۔ ہر زندگی کا سکون اور طمانیت سچائی سے ملتی ہے۔ جھوٹ ایک لعنت ہے جس نے ہمارے معاشرے کو ہر پہلو سے برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ ایسی قومیں ہیں جن کو خدا نے بہت کچھ دیا لیکن محض جھوٹ کی وجہ سے ان کا سب کچھ برباد ہو گیا۔

آج ہی اس وقت یوگنڈا میں مثلاً خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہو رہا ہے اور انہوں نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اپنے خطاب میں ان سے بھی کچھ کہوں۔ اور یہ جو میں نے مثال دی ہے اس میں سب سے پہلے یوگنڈا میرے ذہن میں آیا تھا۔ بہت ہی خوش نصیب ملک ہے جہاں تک اللہ کی عطا کا تعلق ہے۔ وہاں کے موسم، وہاں کی زمین کی شادابی، وہاں کے پھول پھل کے اندر جو خداتعالیٰ نے غیر معمولی صلاحیتیں رکھی ہیں اس کی وجہ سے اور پھر وہ بڑی جھیل (Lake) وکٹوریہ، جس میں بے شمار ایسی مچھلیاں پائی جاتی ہیں جو دنیا بہت زیادہ قیمت دے کر بھی خریدنا پسند کرتی ہے۔ تمام نعمتیں، تمام معدنیات ہر قسم کی، تمام وہ قدرتی وسائل جو ایک قوم کو خوشحال بنا سکتے ہیں یوگنڈا کو میسر ہیں۔ لیکن انتہائی ناگفتہ بہ حال ہے۔ کیونکہ اتنا جھوٹ آگیا ہے اس کی زندگی میں کہ جھوٹ نے ان کی ہر چیز برباد کر دی ہے۔ جھوٹ کے نتیجے میں چوری پیدا ہوئی ہے۔ چوری کی عادت نے تمام تجارتوں کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔ کوئی تجارت پنپ ہی نہیں سکتی کیونکہ ہر شخص جب اس کو موقع ملے گا جھوٹ بولے گا اور چوری کرے گا۔ اور علاوہ ازیں ایڈز کی بیماری جتنا یوگنڈا میں ہے اتنا دنیا کے کسی ملک میں نہیں ہے۔ بعض حصے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے بیج سے خالی ہو جائیں گے اس تیزی کے ساتھ ایڈز انسانوں کو بعض خاص خاص حصوں میں ہلاک کر رہی ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ جہاں جھوٹ ہو وہاں چوری ہوگی اور جہاں جھوٹ اور چوری ہوں وہاں انسانی تعلقات مکمل طور پر جھوٹے ہو جاتے ہیں۔ نہ بیوی خاوند سے وفادار رہتی ہے، نہ خاوند بیوی سے وفادار رہتا ہے۔ نہ بہن بھائی سے نہ بھائی بہن سے۔ تمام رشتے گندے ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت پھر یہ بیماریاں اپنا ٹول لیتی ہیں یعنی اپنا خراج وصول کرتی ہیں۔

پس جھوٹ کی بیماری بہت ہی گہری بیماری ہے، بہت ہی وسیع اثر رکھنے والی بیماری ہے۔ قوموں کو خداتعالیٰ نے جو کچھ بھی دیا ہے، جو کچھ بھی نعمتیں عطا کی ہوں ان کے باوجود اکیلا جھوٹ کافی ہے کہ ان تمام نعمتوں سے جو خداداد ہیں اس قوم کو محروم کر دے۔ صرف یہی نہیں کہ ان کو خداتعالیٰ نے ظاہر نعمتیں عطا فرمائی ہیں یوگنڈا ایک ایسا ملک ہے جس میں عام طور پر اس کے باشندے زیادہ ذہین اور روشن دماغ ہیں۔ وہاں ایک زمانے میں تعلیم کا معیار اتنا اونچا تھا کہ تمام افریقہ میں یوگنڈا کے تعلیمی معیار کو سب سے اونچا قرار دیا جاتا تھا اور اسے سارے افریقہ کے لئے ایک نمونہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کے باوجود آج ان کا حال یہ ہے کہ وہی حسن عقل ایک عقل کی بدزیبی بن چکا ہے۔ کیونکہ اس عقل کی تیزی کو وہ اپنی بدیوں کے لئے استعمال کرنے لگے ہیں۔ جھوٹ کے لئے استعمال کرنے لگے ہیں۔ ایسی ہوشیاری سے جھوٹ گھڑتے ہیں کہ بسا اوقات ان کے جھوٹ کو پکڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چوری جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ تو عام روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہے۔

لیکن یوگنڈا کے متعلق جب میں یہ کہہ رہا ہوں تو اس لئے نہیں کہ وہ ایک اور قوم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یوگنڈا کی کوئی بھی ایسی بیماری نہیں جو اب پاکستان میں یوگنڈا سے کم ہو۔ وہاں بھی جھوٹ سے آغاز ہوا ہے اور ہر چیز جھوٹی ہو گئی ہے۔ جھوٹ کی عبادت واقعتہً بعض اوقات انسان کو جھوٹے خداؤں کے سامنے جسمانی طور پر بھی سجدہ ریز ہونے پر مجبور کر دیا کرتی ہے۔ کیونکہ جھوٹ کے بعد پھر کسی چیز کا اعتماد نہیں رہتا۔ خدا سے تعلق ہے کوئی نہیں۔ انسانوں سے لینا ہے جو کچھ لینا ہے۔ اگر زندہ انسانوں سے نہیں ملتا تو مردہ انسانوں سے مانگیں گے۔ چنانچہ کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ آج اسلام آباد مشرکوں کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ اور اسلام کا کیپیٹل اسلام آباد ایک ایسی جگہ ہے جہاں سب سے زیادہ بت پرست رہتے ہیں۔ کیونکہ جھوٹ کی عبادت کرنے والے، جھوٹ سے مانگنے والے، قبروں کے سامنے سجدے کرنے والے، ان کو چادریں پہنانے والے، مردوں سے مانگنے والے، تمام وہ لوگ جو جھوٹے پیروں فقیروں کے آگے جا کر اپنے ماتھے رگڑتے ہیں کہ ہمیں کچھ دلوا دو یہ سب بت پرست ہیں اور اس خوفناک سفر کا آغاز جھوٹ سے شروع ہوا ہے۔

پس جتنا بھی آپ جھوٹ کی برائی سوچ سکتے ہیں اس سے زیادہ جھوٹ میں موجود ہے۔ یہ غلط ہے کہ آپ جھوٹ کی برائی کا سوچیں اور وہ اس میں نہ ہو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا تصور پیچھے رہ جائے گا اور جھوٹ کی برائیاں ہیں جو آپ کے تصور کی حد سے آگے جا چکی ہونگی۔ یہی وجہ ہے کہ اس جھوٹ کی تلاش اپنی ذات میں مشکل ہے۔ اپنی ذات کے حوالے سے جب آپ جھوٹ کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں تو آج جس حد تک آپ جھوٹ کو پہچانتے ہیں کل اس سے زیادہ پہچاننے کی استطاعت پیدا ہوگی۔ اور پھر رفتہ رفتہ آپ کے دل میں ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ اگر آپ یہ سفر اختیار کریں گے تو آپ پھر یہ سوچنے لگیں گے کہ ہمارا کوئی عمل ایسا ہے بھی کہ خدا کے حضور پیش کر سکیں یا نہ کر سکیں۔ ہر نیکی کے پیچھے بھی ایک جھوٹ تھا، ایک دکھاوا تھا، ایک دنیا داری تھی، ایک ذاتی طلب تھی، ایک ضرورت تھی جس کے ساتھ نیکی کو ملا دیا گیا۔ آواز اچھی ہے تو تلاوت اس غرض سے کی جارہی ہے کہ داد ملے۔ کوئی پڑھنا اچھا آتا ہے تو اس غرض سے پڑھا جارہا ہے کہ اس کی داد ملے۔ ہر چیز میں انسان سے داد طلب کی جاتی ہے، یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔ کیونکہ ایک ہی ہے جو داد دیتا ہے تو سچی داد دیتا ہے وہ اللہ ہے۔ اور ایک ہی ہے جس کی داد کی قیمت ہے اس کے سوا سب جھوٹ ہے۔ تو اتنا بڑا گھیرا ڈال رکھا ہے جھوٹ نے ہماری زندگی اور معاشرے کا کہ اس سے بچنا اور بچ نکلنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

پس میں آپ کو بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں یہ نہ سمجھیں کہ میں ایک بات کو دہرا رہا ہوں حالانکہ آپ سمجھ چکے ہیں۔ مجھے ڈر یہ ہے کہ جتنی دفعہ بھی دہراؤں ابھی بھی آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو سمجھ نہیں آئی۔ اور جن کو کم سمجھ آئی ہے وہ زیادہ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ ان کو اپنے جھوٹ کی پہچان ہی نہیں ہے۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ روزمرہ کے معاشرے میں کس حد تک جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں اور ان کی عادات میں جھوٹ داخل ہے ان کی نیتوں میں جھوٹ داخل ہے۔

پس جماعت جرمنی کو خصوصیت کے ساتھ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو اس سے بھی بڑھ کر اپنی اہم تعلیمی ذمہ داری یہ بنا لینی چاہئے کہ وہ جھوٹ کے خلاف ایک جہاد شروع کریں گے۔ خدام الاحمدیہ اس لئے کہ اطفال، خدام الاحمدیہ کے سپرد ہیں۔ اور اطفال کی منزل پر ہی دراصل جھوٹ کی بیخ کنی کی جا سکتی ہے۔ اگر اطفال کی منزل پر آپ جھوٹ کی بیخ کنی نہیں کر سکیں گے تو بڑے ہو کر یہ ایک بہت مشکل کام بن جاتا ہے۔

اب یہ بات سننے کے بعد جب آپ گھروں میں جائیں گے اور روزمرہ اپنے دوستوں کی مجالس میں بیٹھیں گے تو کوشش تو کر کے دیکھیں کہ آپ پتہ کریں کہ کس حد تک آپ میں یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ یا آپ کے دوستوں میں یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ تب آپ کو پتہ چلے گا کہ صورت حال کتنی بھیانک ہے۔ باوجود اس کے کہ خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دوسری تمام مسلمان جماعتوں میں سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہے اور سب سے کم جھوٹ کا سہارا لینے والی ہے۔ لیکن یہ بیرونی نظر کا مطالعہ ہے۔ میں اندرونی نظر سے دیکھتا ہوں۔ جس نے گھر کی صفائی کرنی ہو وہ اس بات پر مطمئن نہیں ہوا کرتا کہ اس کے گند چھپے ہوئے ہیں۔ باہر سے آنے والا مطمئن ہو سکتا ہے۔ اگر گھر میں پردوں کے پیچھے اور دروازوں کی اوٹ میں، کونے کھترے میں، دریوں کے نیچے گند پڑے ہوئے ہوں تو باہر والا آدمی آکر شاید محسوس نہ کرے اور وہ خوش ہو کر وہاں سے چلا جائے کہ گھر صاف ہے۔ مگر گھر کا مالک یہ نہیں کر سکتا۔ اگر اس میں کوئی شرافت، کوئی حیاء ہے تو جب تک اس کے گھر میں گند ہے ناممکن ہے کہ وہ اس سے آنکھیں بند کر لے۔

پس میں جو اتنے اصرار کے ساتھ بات کر رہا ہوں، نعوذباللہ یہ مراد نہیں کہ میں خواہ مخواہ بے وجہ جماعت کی بدنامی کرا رہا ہوں۔ میں جماعت کی نیک نامی چاہتا ہوں۔ اور بڑے گہرے درد کے ساتھ یہ باتیں محسوس کر کے آپ کو بتا رہا ہوں کہ آپ جھوٹ سے پاک نہیں ہوئے۔ آپ کے گھروں کے کونوں کھتروں میں، آپ کے دلوں، کواڑوں کی اوٹ میں ابھی جھوٹ کے گند پڑے ہوئے ہیں۔ ان ڈھیروں کو اٹھا کر باہر نکالیں۔ خدا کے حضور گر کر، گریہ و زاری سے اپنے آنسوؤں سے اپنے باطن کی صفائی کریں، اپنے باطن کو ہر گندگی سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت فضل فرمائے ہیں ہم پر اور جماعت جرمنی بطور خاص ان فضلوں کا مظہر بنی ہوئی ہے۔

دو باتیں ایسی ہیں جماعت جرمنی کی جن کی وجہ سے خصوصیت سے اس جماعت کے لئے میرے دل میں محبت بھی ہے اور دعائیں بھی نکلتی ہیں۔ ایک یہ کہ جب بھی میں نے کوئی نیک کام کہا اتنی سنجیدگی کے ساتھ، اتنی محنت اور کوشش کے ساتھ ساری جماعت جت جاتی ہے کہ تناسب کے لحاظ سے مجھے اور کہیں یہ تناسب دکھائی نہیں دیتا۔ بہت سے ممالک میں بہت اچھے اچھے کام ہو رہے ہیں۔ آپ کی طرح بہت اچھی ٹیمیں کام کر رہی ہیں مگر جس نسبت سے جماعت جرمنی کے افراد ان نیک کاموں میں باقاعدہ منظم طور پر حصہ لیتے ہیں اس تناسب کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ تناسب آپ کو باقی سب جماعتوں سے زیادہ حاصل ہے۔

دوسرا یہ کہ دعوت الی اللہ کے معاملے میں جس ہمت اور صبر اور استقلال کے ساتھ اور حکمت کے ساتھ باقاعدہ مضبوط اور مربوط ٹیمیں بنانے کے ساتھ آپ لوگوں نے محنت کی ہے ایسی محنت مجھے دنیا کی کسی اور جماعت میں دکھائی نہیں دیتی۔ ہاں افریقہ میں ضرور یہ ہو رہا ہے اور آپ کے مقابل پر زیادہ پھل لگ رہے ہیں۔ مگر ان افریقن جماعتوں میں احمدی بحیثیت احمدی افراد کے ہرگز اس نسبت سے خدمت دین میں ملوث نہیں ہیں جس طرح آپ ہیں۔ وہاں نظام اور ہے۔ وہاں مربی چند ٹیمیں اپنے ساتھ بنا لیتے ہیں اور چونکہ اس قوم میں ایک خاص قسم کی سعادت پائی جاتی ہے اس لئے بعض دفعہ ایک ایک وقت میں

دس دس. بیس بیس ہزار آدمی بھی جب ان کے مقامی لیڈر بات مانتے ہیں تو وہ بھی ساتھ مان جاتے ہیں۔ یہاں یہ صورت حال نہیں۔ مگر جہاں تک افراد جماعت کی نسبت کا تعلق ہے میں پورے یقین اور وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ تناسب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کو جو دعوت الی اللہ میں حصہ لینا نصیب ہوا ہے دوسرے ممالک میں اگر ہے تو میرے علم میں نہیں ہے۔ پس یہ دو آپ کی خاص باتیں ہیں جن کی وجہ سے میں آپ کی عزت کرتا ہوں۔ آپ کے لئے میرے دل میں محبت کے جذبات ہیں۔ آپ کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں۔ اور اسی جذبے کے ساتھ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ آپ کے اندر جو جھوٹ موجود ہے اس کو ختم کریں۔ اس لئے موجود ہے کہ آپ جن جگہوں سے آئے ہیں، جن دیہاتی علاقوں سے آئے ہیں، جس قسم کی سوسائٹی سے آپ اکھڑ کر یہاں پہنچے ہیں وہاں ہمارے ملک میں جھوٹ خصوصیت کے ساتھ جاگزیں ہو چکا تھا۔ اس معاشرے میں اب جھوٹ بولنا بالکل بھی، کسی پہلو سے بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے وہ عورتیں خصوصیت سے اور وہ نسبتاً بڑی عمر کے لوگ جن کی ساری زندگی اس معاشرے میں جھوٹ کو معمولی بات سمجھتے ہوئے گزری ہے ان کے لئے اس بیماری کو اکھیڑ پھینکنا بہت مشکل کام ہے۔ اور چونکہ ان کے لئے مشکل ہے اس لئے ان کی اولاد کے لئے بھی مشکل ہے۔ گھر میں جو کچھ بڑوں کو کرتے دیکھتے ہیں ویسے ہی بچے سیکھتے ہیں۔ اسی صورت پر وہ جوان ہوتے ہیں۔

پس یہ ایک جہاد ہے. تیسرا جہاد ہے۔ جس طرح آپ نے میری ہر بات کو مانا ہے اور پورے اخلاص اور محبت اور محنت کے ساتھ لبیک کہا میری دعا ہے کہ اس پر بھی آپ اسی طرح لبیک کہیں۔ نئے عزم اور ارادے کے ساتھ اب واپس لوٹیں کہ آپ جھوٹ کے خلاف ایک عظیم جہاد شروع کریں گے اور اس کی بیخ کنی کر دیں گے۔ اس کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں گے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ کوشش ہے مگر یہ کوشش کامیاب ہوگی۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو سب سچوں سے بڑھ کر سچے تھے آپؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ کوشش کرتا ہے میں اسے خوش خبری دیتا ہوں کہ ایک دن ضرور آئے گا کہ وہ خدا کے حضور صدیق لکھا جائے گا۔ پس کیوں آپ بھی اس خوش خبری سے محروم رہیں۔ دیانت داری سے کوشش کریں، اخلاص کے ساتھ کوشش کریں، ارادے باندھ لیں اور دن رات اپنے شعور کو بیدار رکھیں، نگرانی کریں۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ صدیقیت کے مقامات بھی آپ کو عطا ہونگے اور آپ کے اندر ایک نئی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ آپ کے اندر ایک نیا وقار پیدا ہو جائے گا۔

ابھی بھی میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ احمدیوں کے گرد و پیش جو جرمن اہل وطن ہیں اور وہ قریب سے احمدی کو دیکھتے ہیں ابھی بھی وہ ان میں فرق محسوس کرتے ہیں اور نسبتاً ان سے باقی مشرقی مہاجرین کے مقابل پر زیادہ محبت کرتے ہیں۔ یہ روزمرہ میرے تجربے میں یہ بات آتی رہتی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے آپ کو بیان کیا ہے اگر آپ اسلامی نمونے کے خدا کے سفیر بن جائیں تو اس طرح آپ ان کے دلوں میں گھر کر جائیں گے کہ ان کے لئے ناممکن ہو گا کہ آپ کے محبت کے پیغام کو رد کر سکیں۔ پس اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق نصیب ہو۔

اب چونکہ دیر زیادہ ہو چکی ہے میں خود دیر سے اس لئے پہنچا ہوں کہ ہماری مجبوری تھی۔ سارا راستہ ایسا رش ملا ہے کہ اس سے پہلے جو آنا جانا تھا اس میں میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ چنانچہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے یقین دلایا کہ پینتالیس منٹ کا رستہ ہے اگر گھنٹہ پہلے بھی چل پڑیں تو آرام سے پہنچ جائیں گے اور وہ پینتالیس منٹ کی بجائے ڈیڑھ گھنٹے کا سفر بن گیا۔ پس یہ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ یہاں کسی عذر یا بہانے کی بات نہیں واقعتہً ایسا ہی ہوا ہے۔ تو میں معذرت خواہ ہوں دیر سے شروع کرنے پر۔ لیکن اب مجھے یہاں اس خطاب کو ختم کرنا ہے اس وجہ سے نہیں کہ میں وقت کی کمی کی وجہ سے افراتفری کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے گھڑی دیکھی ہے تو وقت عین مناسب ہے۔

میں جو کہنا چاہتا تھا وہ میں نے کہہ دیا ہے۔ قرآن و حدیث کے حوالے سے کہہ دیا ہے۔ اپنے زندگی کے تجربے کے لحاظ سے کہہ دیا ہے۔ اللہ آپ کو سننے والے کان عطا کرے۔ اذن واعیہ عطا کرے۔ جو کان سنتے ہیں اور پھر ان حکمت کی باتوں کو خزانہ بنا کر اپنے پاس جمع کر لیتے ہیں۔ آیئے اب ہم اس کے بعد افتتاحی دعا میں شریک ہو جائیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اس اجتماع کے دوران ایک دوسرے سے محبت اور اخلاص کے معاملات کریں۔ کسی قسم کی بدمزگی نہیں ہونی چاہئے۔ کسی قسم کی بد کلامی نہیں ہونی چاہئے۔ احتیاطیں کریں کہ کھیل کے میدانوں میں جہاں تک ممکن ہو احتیاط ہو اور کسی خادم کو چوٹ نہ آ جائے۔ اللہ کرے کہ نہایت پاکیزہ ماحول میں آپ ذکر الٰہی کرتے ہوئے اپنے دلوں کو ذکر الٰہی سے شاداب رکھتے ہوئے یہ وقت گزاریں۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ خیریت سے آئے ہیں، خیریت ہی سے واپس لوٹیں۔ کسی قسم کی کوئی دکھ کی خبر نہ ملے۔ دعا کر لیجئے۔

(اس موقعہ پر حضور دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے والے تھے کہ عرض کی گئی کہ جمعہ کا خطبہ ثانیہ ابھی باقی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا) مجھے ذہن میں اجتماع کا خطاب رفتہ رفتہ غالب آ گیا۔ یہ یاد بھی نہیں رہا کہ اصل میں تو یہ خطبہ ہے۔ مجھے تو ابھی خطبہ ثانیہ کہنا ہے۔ پھر حضور نے فرمایا۔ افتتاحی دعا جیسا کہ کی جاتی ہے اس کی ضرورت نہیں۔ نماز جمعہ کے اندر ہی ہمیں اپنے اجتماع اور اپنی ساری زندگیوں کی کامیابی کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

## بقیہ:- خلاصہ خطبہ جمعہ —— صفحہ اول سے

پر چسپاں ہوتی تھی۔ کسی کی کوئی تکلیف آپ سے برداشت نہیں ہوتی تھی اور نہ صرف یہ بلکہ لوگوں کے لئے خیر کی ایسی تمنا رکھتے تھے کہ جتنی بھی خیر عطا ہو اس سے اور بڑھ کر آپ ان کے لئے خیر چاہتے تھے۔ بنی نوع انسان کی تکلیف کا یہ احساس اور ان کے لئے خیر کی ایسی تمنا کیا کبھی کسی ڈکٹیٹر کی زندگی میں کہیں دکھائی دیتی ہے۔ اور پھر اس لگن میں ایک ادنیٰ سا تعلق بھی اپنی ذات کا نہیں ہے بلکہ سب کچھ رب عرش عظیم کی خاطر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ وہ اطاعت کا پہلو ہے جسے ہمیں ہر احمدی امیر میں دیکھنا ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی پاکیزہ زندگیوں کے حوالے سے بتایا کہ اوپر حدیث میں بیان کردہ بدن کی مثال سے استنباط کا تعلق زود حسی سے ہے اور زود حسی کا تعلق جذبات سے ہے اور جذبات پیدا کرنا امیر کا کام ہے۔ اگر امیر لوگوں کے دکھ اسی طرح محسوس کرتا ہے اور ان کے لئے بے چین رہتا ہے تو ایسے امیر کے لئے محبت پیدا ہونا لازمی نتیجہ ہے۔ خشک منطقی اطاعت کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ خدا کے مقرر کردہ نظام کی اطاعت دل کی مجبوری ہے۔ اطاعت میں اور اطاعت کروانے میں جذبہ محبت و فدائیت ہے جو کام کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ امیر کا ایک بہت اہم فریضہ اپنے ماحول کو پاک صاف کرنا ہے اور شرک کی ناپاکی کو دور کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ شخص جس کو امارت کے فرائض سونپے گئے ہوں اس کے اردگرد ایسے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں جو اس کو بڑا بناتے ہیں اور اس پہلو سے اس کی امارت میں شریک ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور کئی صاحب امرا ایسے لوگوں کے ہاتھ میں کھلونا بن جاتے ہیں اور اس بات کو بھلا دیتے ہیں کہ ایسے ہی لوگوں میں مریض بھی ہو سکتے ہیں اور ان کے مرض کی شناخت شرک کی پہچان سے ممکن ہے۔

حضور نے قرآنی آیات کے حوالے سے بتایا کہ اپنا رسوخ بڑھانے کے لئے احسان کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کوئی احسان عدل کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔ عدل کو چھوڑ کر اگر احسان کو غالب کر دیا جائے تو شرک شروع ہو جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے تمام دنیا میں اسلامی اطاعت کے نمونے دکھانے ہیں اور تمام دنیا میں اسلامی اطاعت حاصل کرنے کے سلیقے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے حوالے سے بتانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس فریضہ کو ادا کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہم اسلام کے نظام اطاعت کو جاری و ساری رکھ سکیں کہ اسی میں ہماری زندگی، ہمارا اطمینان ہے۔

خطبہ کے آخری حصہ میں حضور نے امریکہ کی جماعت کو خصوصیت سے بعض اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

معاند احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے
خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھتے رہا کریں
اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا
اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

طالب دعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN LEATHER BELTS, LEATHER
LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19 A. JAWAHAR LAL NEHRU ROAD
CALCUTTA - 700081.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ - خورشید کلاتھ مارکیٹ - حیدری نارتھ ناظم آباد - کراچی - فون - 629443

طالبان دعا:-
AUTO TRADERS
آٹو ٹریڈرز
16 مینگو لین کلکتہ - 700001
فون نمبرز۔
2430794 · 2481652 · 2485222

**بقیہ صفحہ ۱** (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے دورہ ہالینڈ کے دوران غیر معمولی دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

## M.T.A. کے لئے پروگراموں کی تیاری کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات

۲۹ مئی کو مجلس عرفان کے دوران حضور ایدہ اللہ نے نہایت تفصیل کے ساتھ اور مثالیں دے کر سمجھایا کہ ایم ٹی اے کے لئے کس قسم کے پروگرام جماعتوں کو تیار کرنے چاہئیں۔ حضور نے ہالینڈ کے حوالے سے احباب کو بتایا کہ آپ کا فرض ہے کہ ہالینڈ کا تعارف دنیا سے کرائیں جس سے اس کے غیر معمولی حالات اور آپ کے وہ نقوش ابھریں جس کو دیکھ کر دنیا کو پتہ چلے کہ ہالینڈ کیا چیز ہے۔ اس میں سب سے پہلے آپ کی تاریخ ہے۔ یہ ملک کب بنا؟ موجودہ شکل میں اس ملک کے بننے سے پہلے یہاں کون لوگ آباد تھے۔ یہاں کے قومی ہیرو کون تھے؟ پرانے زمانے کی جنگوں کے واقعات۔ قومی شعراء کا تذکرہ۔ ان کی نظموں کے نمونے۔ مشہور قومی مصنفین کا تعارف۔ قومی یا بین الاقوامی طور پر معروف کہانی نویسوں کے حالات اور ان کی کہانیوں کے نمونے۔ آپ کے ادب کے لٹریچر کے اہم حصے۔ یہ پہلو بھی تاریخ کے ساتھ ساتھ چلیں گے۔ جہاں ممکن ہو پرانی تصویروں کے نمونے بیچ میں داخل کئے جائیں۔ پھر مذہبی تاریخ ہے۔ آپ کی قوم پر مذہبی اثرات کہاں کہاں سے آئے۔ عیسائیت کیسے آئی، کیسے پھیلی اور اس کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ آپ کی آزادی یا غلامی کا کیا تعلق تھا۔ عیسائیت نے اس ملک پر جو ظلم کئے۔ پرانے آثار اگر ہیں تو ان کو دکھانا یہ بھی تاریخ کا ایک پہلو ہے۔ پھر اس ملک میں آزادی تقریر و تحریر کی جب لہریں اٹھی ہیں تو کون کون بڑے ہیرو تھے۔ آپ کا مشہور فلاسفر سپائینوزا یہودی تھا مگر یہودیوں کے مظالم کی وجہ سے اسے ملک چھوڑنا پڑا لیکن اس نے آزادی تحریر کا حق نہیں چھوڑا۔ ایسے قومی ہیرو جنہوں نے علم کی شمع روشن کی اور ہر ظلم کو برداشت کیا ان کے ذکر پر کئی فلمیں بن سکتی ہیں۔ ان کا عمومی تعارف۔ ان کے تصورات۔ پھر آرٹ سے فائدہ اٹھا کر اس زمانے کی تصاویر کو بیچ میں داخل کرنا یہ بہت سے کام ہیں جو ہو سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ نیشنل ہیروز میں بادشاہ بھی ہوتے ہیں اور عوام الناس کے نمائندے بھی۔ پھر بعض ڈاکو بھی جو قومی ہیرو بن گئے ہیں۔ ایسے ڈاکو جن کے متعلق یہ کہانیاں بنائی گئی ہیں کہ وہ غریبوں کے ہمدرد تھے اور ظالموں کے دشمن تھے۔ ہر ملک میں لوگوں نے ایسے ہیرو بنا رکھے ہیں جیسے پاکستان میں جگا ڈاکو تھا۔ انگلستان میں رابن ہڈ مشہور ہے۔ اب مثلاً رابن ہڈ پر فلم بنانے والے کا کام ہے کہ پہلے رابن ہڈ کا تعارف کرائے اس کی کہانیوں کا ذکر ہو۔ وہ جنگل دکھائے جہاں وہ رہتا تھا، جہاں اس نے مقابلے کئے وغیرہ۔ حضور نے فرمایا کہ ہر ملک کے احمدی انہی خطوط پر فلمیں بنا سکتے ہیں۔ یہ ہماری جماعت کی عالمی کوشش ہے جس کے نتیجہ میں ایم ٹی اے ساری دنیا میں کام کر رہی ہے۔ پھر اس ملک کا جغرافیہ ہے، معاشرتی پہلو ہیں۔ یہاں کی سمندری لڑائیاں ہیں۔ سمندری قزاقوں کے تذکرے غرض بہت سے امور ہیں جن کے متعلق سٹڈی کر کے تحقیق کر کے مواد اکٹھا کرنا ہوگا۔ پھر انہیں ترتیب دے کر اپنی زبان میں بھی بنائیں اور اردو میں بھی ڈھالیں۔ پھر جماعت احمدیہ کی مذہبی تاریخ ہے۔ یہاں کب احمدیت آئی، ابتدائی احمدی کون لوگ تھے، ان کی قربانیوں کے تذکرے۔ جماعت میں وسعت کا تذکرہ۔ یہاں جماعت احمدیہ نے کیا تاثر قائم کیا ہے، کس طرح امن کی خاطر کام کر رہے ہیں۔ مقامی اخبارات، ریڈیو وغیرہ نے اور دیگر دانشوروں نے جماعت میں کب دلچسپی لی۔ کیا لکھا، کیا کہا۔ مقامی احمدیوں کے انٹرویوز وغیرہ۔ حضور نے فرمایا اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں مثلاً آپ کے ملک کے بڑے سائنس دان، آرٹسٹ۔ یہاں کی انڈسٹری، ٹریڈ وغیرہ موضوعات ہیں۔ ان امور پر جب آپ ریسرچ کریں گے تو اور کئی پہلو سامنے آئیں گے۔ اس کی ٹیمیں بنانی پڑیں گی۔ کام کو آرگنائز کرنا پڑے گا۔ نئی نسل کے نوجوان لڑکے لڑکیوں کو ان کاموں میں شامل کریں۔ اس سے انہیں بھی فائدہ ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کام میں محض فلم بنانا مقصود نہیں بلکہ اس میں بہت بڑے فوائد ہیں۔ پھر ایم ٹی اے پر ایسے پروگراموں کے آنے سے ساری احمدی دنیا کا علم ترقی کرے گا۔ غرضیکہ حضور ایدہ اللہ نے نہایت تفصیل سے مختلف پروگراموں کی تیاری کے بارہ میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ یہ پروگرام ایم ٹی اے پر دکھایا جا چکا ہے۔ مختلف ممالک میں جو احباب اور ٹیمیں ایم ٹی اے کے لئے پروگراموں کی تیاری پر مقرر ہیں انہیں چاہئے کہ یہ ہدایات براہ راست کیسٹ سن کر اور سمجھ کر ان کی روشنی میں لائحہ عمل بنائیں تا کہ حضور کی منشاء کے مطابق اعلیٰ درجہ کے متنوع پروگرام ایم ٹی اے کے لئے تیار ہو سکیں۔

## مجالس عرفان

۳۰ مئی کی مجلس عرفان میں مختلف افراد نے حضور ایدہ اللہ سے سوالات دریافت کئے۔ چند سوالات یہ تھے۔

☆ ہپناٹزم کے متعلق جو ٹی وی پر شو آتے ہیں کیا ان میں کوئی حقیقت ہوتی ہے؟ ☆ غیر احمدی فوت شدگان کے نام پر دیگیں چڑھاتے ہیں اور قرآن خوانی کرتے ہیں ہم ایسا نہیں کرتے لیکن ہم فوت شدگان کی طرف سے چندہ دیتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں حضور نے بتایا کہ اصولی بات یہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو باتیں بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں وہ اور ان جیسی سب باتوں میں جماعت احمدیہ کا عمل بھی وہی ہے کہ وہ کی جائیں یہ سنت حسنہ ہے اور ضرور جاری رکھنی چاہئیں۔ لیکن جو باتیں حضور اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہیں اور بعد میں کسی نے مذہب میں داخل کر دی ہیں وہ ایسی رسمیں ہیں جو مذہب کو بوجھل کر دیتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور مسئلہ کی وضاحت فرمائی۔

□□□□□□□□□□

۳۱ مئی کی شام کی مجلس عرفان میں حضور ایدہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں لائبیریا کے تازہ جماعتی حالات کا تفصیلی ذکر فرمایا۔ ☆ ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا ذکر جو قرآن کریم میں ملتا ہے اور ایک کا ذکر غلام حلیم کے الفاظ میں ہے اور دوسرے کا غلام علیم کے الفاظ میں۔ غلام علیم سے مراد حضرت اسحاق علیہ السلام اور غلام حلیم سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ حضرت اسماعیل کا قربانی کا واقعہ اپنی ذات میں آپ کے حلم پر گواہ ہے۔ ☆ دوسرے سیاروں پر آبادی کے امکان اور ان سے رابطہ کے امکان کے متعلق ایک سوال کا بھی حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کی روشنی میں جواب دیا۔ ☆ ایک سوال کیا گیا کہ کیا نماز پڑھتے ہوئے میں آنکھیں بند کر سکتا ہوں؟ ☆ اسی طرح ایک دوست نے سوال کیا کہ جینٹک انجینیرنگ میں بہت سے خطرات ہیں اس کی کس حد تک اجازت ہے؟

□□□□□□□□□

## مستورات سے خطاب

یکم جون کو ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم خواہ وہ تاریخی واقعات پر مشتمل ہو یا مستقبل کی پیش گوئیوں پر ان میں بھی احکامات ہیں۔ بعض چھوٹی چھوٹی آیات میں بھی ایسی چابیاں رکھ دی گئی ہیں جن سے قوموں کی تقدیر بدل جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک آیت قرآنی کے ایک حصہ "ان الحسنات یذھبن السیئات" کے حوالہ سے بتایا کہ نیکیاں ایک ایسی طاقت رکھتی ہیں کہ وہ برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور بیک وقت نیکیوں کے ساتھ برائیاں پل نہیں سکتیں۔ یہ وہ حکمت کا راز ہے جس کے نتیجے میں آپ کی تمام کمزوریاں دور ہو سکتی ہیں۔

قرآن کریم نے تربیت کا راز یہ بتایا ہے کہ بعض برائیوں سے روکنا کوئی فائدہ نہیں دیتا جب تک اس کے مقابل پر خوبیاں پیدا نہ کی جائیں اور ان خوبیوں سے ایک ایسا پیار نہ ہو جائے جو اسے برائی کی طرف مائل ہونے سے روکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یورپ میں یہ تجربہ بہت وسیع پیمانے پر کیا گیا ہے کہ بچوں کو نیکی کے کاموں میں ملوث کر دو۔ حضور نے اس سلسلہ میں انگلستان کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں تراجم کے کام ہیں، ریسرچ ٹیمیں ہیں، پھر ایم ٹی اے کے مختلف کاموں کے سلسلہ میں ٹیمیں بنائی گئی ہیں۔ جماعت کی ڈاک کا کام عورتوں اور بچیوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ رفتہ رفتہ تقریباً ہزار ایسی لڑکیاں یا عورتیں ہیں جو خدا کے فضل سے ان خدمتوں میں ملوث ہو گئی ہیں۔ اس کے نتیجے میں انہیں دوسری دنیا کی چیزوں سے کوئی دلچسپی ہی نہیں رہی اور ان میں ایک عظمت کردار پیدا ہوئی ہے جو ان کے اندر مزید انکساری پیدا کرنے کا موجب ہے۔ حضور نے فرمایا یہ ایک ایسا تجربہ ہے جس کا ایک ایک پہلو اس قرآنی آیت کی صداقت پر گواہ ہے۔ جرمنی میں بھی یہی تجربہ دہرایا گیا۔ بعینہ وہاں بھی یہ تجربہ کامیاب ہوا اور ان کے وجود نئے وجود بن گئے ہیں اور خلق آخر کا مضمون یاد دلاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اسی طریق کو آپ یہاں اپنائیں۔ جماعت کو ابھی بہت ضرورت ہے۔ اس کے لئے اب لڑکے کافی نہیں ہیں۔ تمام احمدی خواتین کو اپنے آپ کو خدمت دین میں جھونک دینا ہوگا۔ اللہ کے فضل سے جن خاندانوں کو خدمت دین کی لو لگی ہے ان کے بچے بھی خود بخود ساتھ کھنچے چلے آتے ہیں۔ اس پہلو سے ہالینڈ میں ابھی بہت کام کی گنجائش ہے۔ حضور نے ۲۹ مئی کی مجلس عرفان کے حوالہ سے بتایا کہ اس میں ایم ٹی اے کے پروگراموں کے سلسلہ میں جو ہدایات دی ہیں انہیں آپ غور سے سنیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ کتنا بڑا کام ہے جس کے لئے آپ کو بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خصوصیت سے نوجوان بچیاں جن کی زبان بہت اچھی ہے اور کالجوں میں پڑھ کر نئے علوم سے واقف ہو چکی ہیں وہ علوم ان کی خدمت میں ممد ہونگے۔ جہاں تک ان کی تعلیم کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدمت دین کرنے والے طالب علم تعلیم میں کبھی نقصان نہیں اٹھاتے بلکہ حیرت انگیز طور پر ان کی تعلیم کا معیار ان طالب علموں سے اونچا ہو جاتا ہے جو خدمت دین میں حصہ نہیں لیتے۔ وہ طالب علم جو دین کی خدمت کے لئے اپنا وقت نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کو تعلیمی نقصان نہیں پہنچنے دیتا۔

حضور نے فرمایا کہ عظمت کردار نیکیوں سے پیدا ہوتی ہے۔ آپ خدمت دین کی راہیں تلاش کریں۔ آپ کی سوچوں میں دین کی فکریں اس طرح مل جائیں جس طرح انسان کی سوچوں میں اس کی ذاتی فکریں مل جاتی ہیں۔ اور اس مقام پر پھر بسا اوقات یہ تجربہ بھی ہوتا ہے کہ وہ کام جو آپ خود کوشش کر کے کرنا چاہتے تھے اور وہ نہیں ہوتا تھا جب آپ خدا کے دین کے فکر کو اپنے اوپر غالب کر لیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے وہ رکے ہوئے کام ہونے کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ آپ دعائیں کرتے ہوئے اس تجربہ میں شریک ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ جتنا یہ کام آپ کو اپنی طرف کھینچیں گے اتنا ہی دنیا کی لذتوں سے آپ کی توجہ چھٹتی چلی جائے گی۔ پس قرآن کریم کا یہ ارشاد "ان الحسنات یذھبن السیئات" ایک دائمی حقیقت ہے۔ اس کا تجربہ کر کے دیکھیں۔ اچھی باتوں کی لگن آپ سے برائیوں کو نکال کر باہر پھینک دیں گی۔

## مختلف اقوام کے افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

یکم جون کو شام سات بجے بیت النور نن سپیٹ میں مختلف قومیتوں کے افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں پوچھے جانے والے بعض اہم سوالات حسب ذیل تھے۔ ☆ قرآن مجید میں لات، منات اور عزیٰ کا ذکر ہے کیا ان کا سورج، چاند، ستاروں کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ ☆ ہم ۲۱ ویں صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ تمام مذاہب یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سنہری دور میں داخل ہونگے۔ ان وعدوں کی کیا حقیقت ہے؟ ☆ کیا وجہ ہے کہ احمدی ہر مذہبی ایشو پر بات کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں، تورات و انجیل کا ذکر بھی ہو تو پھر بھی بات کرتے ہیں مگر عیسائی جب انہیں پتہ چلے کہ آپ مسلمان ہیں تو وہ بات کرنے سے گریز کرتے ہیں؟

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ سوال تو ان سے ہونا چاہئے کہ وہ کیوں غیر معقول رویہ اختیار کرتے ہیں تاہم آپ کی خاطر ان کی جگہ پر جو میں وجہ سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کا مذہب صرف ایک محدود زمانہ و محدود

قوم کے لئے تھا۔ اس لئے جب وہ آپ سے کوئی ایسی بات سنتے ہیں جو آپ بائبل کے حوالے سے آئندہ کی پیش گوئیوں کے متعلق کرتے ہیں تو انہیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ مسیح ناصری کے بعد بھی ایک اور ریفارمر آئے گا۔ اس لئے وہ ایسے سوالات سے بچتے ہیں۔

☆ جب آنحضرتؐ خاتم النبیین ہیں تو آپ کے بعد اور نبی کیسے آسکتا ہے؟۔ حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے قرآن مجید، محاورہ عرب اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائی اور اس مسئلہ سے متعلقہ امور کو کھول کر بیان فرمایا۔ ☆ ایک اور سوال کے جواب میں امت محمدیہ کے ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہونے سے متعلق حدیث نبوی کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ ہم سے اتفاق کریں یا نہ کریں کہ ہم ۷۳ ویں جماعت ہیں لیکن آپ یہ مانتے ہیں کہ آپ ان ۷۲ میں شامل ہیں جن کے بارہ میں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ "کلھم فی النار"۔ حضور نے فرمایا کہ ایک گھر کو آگ لگی ہو تو عقل کا تقاضا ہے کہ اس کے اندر نہ بیٹھا رہے بلکہ تلاش کر کے دیکھے کہ جس گھر میں نجات ہے، جو محفوظ ہے وہاں جائے۔ اس لئے آپ پر اس کی تلاش لازم ہے۔ ☆ قرآن میں مسیح موعود کا کہاں ذکر ہے؟ ☆ دجال، خر دجال، قتل دجال کے متعلق بھی تفصیلی وضاحت۔ ☆ ایک دوست نے کہا کہ مسیح موعودؑ کا کوئی معجزہ بتائیں؟ حضور نے اس کے جواب میں چاند سورج گرہن کے عظیم معجزہ کا ذکر فرمایا جو رسول اللہؐ کی پیش گوئی کے مطابق مہدی موعودؑ کے لئے ظاہر ہوا۔ اسی طرح ایک معجزہ یہ بھی بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تیرے آباؤ اجداد کی ذریت منقطع ہو جائے گی اور تجھ سے نسل پھیلے گی۔ اس وقت خاندان کے ستر افراد تھے لیکن وہ سب ختم ہو گئے اور ان کی نسل نہیں چلی سوائے دو کے اور وہ دونوں احمدی ہو گئے تھے اس لئے بچ گئے۔ اور مسیح موعودؑ کی ذریت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ میں اس کا زندہ ثبوت، زندہ معجزہ آپ کے سامنے ہوں۔

□□□□□□□□□

۲ جون کو جماعت احمدیہ ہالینڈ کے ۱۷ ویں جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کے اختتامی اجلاس میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیت قرآنی "ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ ...... الخ" تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ آج یہ جماعت احمدیہ ہالینڈ کا ۱۷ واں اجتماع ہے جو اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ گزشتہ دو تین دن کے دوران کئی پہلوؤں سے جماعت میں ایک ہنگامہ سا تھا۔ بہت سے ایسے چہرے بھی نظر آرہے تھے جو پہلے کبھی دیکھے نہیں گئے اور مخلصین کے چہروں پر غیر معمولی عزم کا نور تھا اور ہمہ تن وہ اس بات میں مصروف رہے کہ اس اجتماع کے فرائض کو بخوبی سرانجام دے سکیں۔ ایک پہلو سے جب میری نظر ان پر پڑتی تھی تو پیار سے پڑتی تھی کہ وہ جیسے بھی ہوں خدا کے نام پر خدا کی خاطر یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اپنے دنیوی مفادات کو قربان کرتے ہوئے دینی مقاصد سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں ایک پہلو سے یہ عارضی ولولہ بھی خوشی کا موجب ہے وہاں اگر یہ جذبہ ٹھہرنے کے لئے نہ آئے اور آکر گزر جائے تو فکر مندی کا بھی پہلو ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے نیکی کے لئے ٹھہر جانے کا مضمون بیان فرمایا ہے کہ صالحات وہی ہیں جو باقیات ہیں۔ باقیات وہی ہیں جو صالحات ہوں۔ وہ نیکیاں صرف وقتی ساتھ نہیں دیتیں بلکہ قرار پکڑنے والی نیکیاں ہیں جس کے نتیجے میں فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے اور آخرت میں بھی ساتھ رہیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ نیکی میں استقرار ہونا چاہئے اور استقرار ہو تو پھر فرشتے ضرور ان پر نازل ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس کا تعلق دعوت الی اللہ سے ہے اور دعوت الی اللہ کا مضمون بھی نیکی کی اس تعریف کے اندر آتا ہے جس کا منبع خدا ہے اور ہر چیز جو حسین ہے وہ خدا ہی کی صفات سے پھوٹتی ہے۔ جونہی اس میں رخنہ پیدا ہو جائے اور خدا کی صفات سے ہٹنا شروع ہو جائے اس میں بدصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی کتنا بھی حسین ہو مگر صحت مند نہ ہو تو اس کا حسن زائل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بھیانک دکھائی دینے لگتا ہے۔ صحت کیا چیز ہے؟ یہ توازن کا نام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حسن کی تعریف کرنے والے بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچے کہ سوائے خدا کے حوالے کے حسن کی کوئی تعریف ممکن نہیں۔ جو اس کے قریب ہو وہ حسین ہے اور جو جتنا دور ہو وہ اتنا کم حسین ہے۔ جسمانی حسن میں بھی قوانین قدرت کا توازن جہاں ہو وہاں حسن بنتا ہے۔ اس پہلو سے اس آیت کو دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے زیادہ کسی کی بات کس طرح حسین ہو سکتی ہے جو اس ذات کی طرف بلا رہا ہو جو حسن کا منبع و سرچشمہ ہے اور ساتھ "عمل صالحا" کی شرط رکھ دی کہ خدا کی طرف بلانے والے کے لئے لازم ہے کہ وہ خود بھی حسین ہو۔ قرآن کریم کی یہ آیت بتاتی ہے کہ خدا کی طرف تمہیں بلانے کا حق ہے مگر اس وقت جب تم خدا کی طرف سے آئے ہو اور اس شخص کا کردار ظاہر کرتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہو کر آیا ہے یا نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک بڑی وجہ تبلیغ نہ کرنے کی یہ بھی ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں خدا سے تعلق نہیں ہوتا۔ پہلے آپ خدا کی باتوں کا جواب دینا سیکھیں تب آپ کی باتوں میں اثر پیدا ہوگا اور لوگ آپ کی باتوں پر کان دھریں گے۔ جو خدا کی باتوں کا جواب دیتا ہے خدا کے بندے اس کی باتوں کا جواب دیتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ آدم نے اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیا تھا۔ آپ اللہ کی طرف بلائیں تو اللہ والے بننے کی کوشش کریں۔ اگر اپنے اخلاق میں پاک تبدیلی پیدا ہی نہیں کرتے تو آپ کی ساری آوازیں صدا بصحراء ثابت ہونگی۔ ہاں جب پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی تو دوسروں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھیں گی۔

حضور نے فرمایا کہ جب خدا کی صفات آپ کے اندر جلوہ گر ہوں تو ایک طرف انکساری پیدا ہوتی ہے اور دوسرے پہلو سے ایک اعتماد اور یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم خدا کے نمائندہ ہیں۔ دنیا کی مجال نہیں ہے کہ ہم پر ہاتھ ڈال سکے۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک انسان کو خدا کے تعلق کا تجربہ نہ ہو اور وہ تجربہ عارضی نہ ہو بلکہ آکر ٹھہر جانے والا ہو، جب تک یہ مقام حاصل نہیں ہوتا اس وقت تک صفات الٰہی آپ کے اندر ہمیشہ کے لئے جلوہ گر نہیں ہو سکتیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس پہلو سے اپنے دعوت الی اللہ کے کردار پر نظر ڈالیں اور یہ بھی سوچیں کہ کبھی دعوت الی اللہ کی خواہش بھی پیدا ہوئی ہے یا نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ کی باتوں میں ولولہ اور سوز ہی نہیں ہے تو دوسروں پر اثر ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ انسانی روح کا تموج ہے جو دوسری انسانی روح پر اثر ڈالا کرتا ہے۔ چونکہ خدا زندگی کا سرچشمہ ہے اس لئے جو خدا والے ہوں ان کے دلوں میں طاقت آجاتی ہے کہ وہ دوسرے دلوں کو بھی دھڑکا دیں۔

حضور نے فرمایا کہ پہلے اپنے کردار میں وہ حسن پیدا کریں جو خدا کی طرف بلانے کا حسن قول میں ہے۔ جب یہ دو چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی تو پھر قول حسن ضرور قول بد پر غلبہ پایا کرتا ہے۔ اور کوئی حسن ایسا نہیں جو بدی سے شکست کھا جائے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سال ایسا ہے کہ ہم خدا کے فضل کے ساتھ ایک ملین سے زائد بیعتوں کے ٹارگٹ تک پہنچ رہے ہیں۔ یہ سو سال میں پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ حضور نے اس پہلو سے خصوصیت سے احباب جماعت ہالینڈ کو اپنا جائزہ لینے اور اپنی مساعی کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعا کی کہ اللہ کرے کہ ہالینڈ کے احمدیوں میں مخلصین میں بھی غیر معمولی پاک تبدیلیاں پیدا ہوں۔ خطاب کے آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

□□□□□□□□□

## مجلس عرفان

۲ جون کی شام حسب معمول مجلس عرفان ہوئی جس میں بعض احباب نے حضور سے مختلف سوالات پوچھے۔ چند سوالات یہ تھے۔

☆ رمضان کی ۲۷ ویں شب (شب قدر) کو جو روشنی ہوتی ہے وہ کس قسم کی ہوتی ہے؟۔ ☆ انگوٹھیوں میں جو بعض پتھر جڑے جاتے ہیں کیا ان کی کوئی تاثیرات بھی ہوتی ہیں؟۔ ☆ ایک دوست نے پوچھا کہ حضور نے سورہ نساء کے درس میں فرمایا تھا کہ زندگی کا آغاز مؤنث سے ہوا ہے جبکہ قرآن کریم میں "یابنی آدم" کے الفاظ میں اکثر ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور آدم مذکر تھا؟۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ سورہ نساء کی پہلی آیت میں نفس واحدہ کا ذکر ہے اور "نفس واحدہ" آدم تھا ہی نہیں۔ نفس واحدہ کے بعد اس میں سے اس کے زوج کے پیدا ہونے کا ذکر ہے اور پھر ان دونوں سے "رجال" اور "نساء" کے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ تو جوڑے یعنی ماں باپ سے نسل انسانی جاری ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے ارتقائی دور میں جب بھی انسان کے مقام پر زندگی پہنچی ہے تو اس وقت پورے کا پورا جوڑا بن چکا تھا اور ان سے نسل انسانی کا آغاز ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی سمجھایا کہ "یابنی آدم" کا خطاب بنی نوع انسان کے طور پر کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ میں زمین میں آدم بنانے والا ہوں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اور جس آدم کو مٹی سے پیدا کرنے کا ذکر ہے وہاں خدا تعالیٰ ہرگز یہ نہیں فرماتا کہ یہ خلیفہ پیدا ہو رہا ہے۔ حضور نے تفصیل سے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو قرآنی آیات کی روشنی میں واضح فرمایا۔

☆ ایک سوال ایم ٹی اے پر انگریزی زبان سکھانے کے متعلق بھی کیا گیا، اس پر حضور نے فرمایا کہ پہلے ہی اس بارہ میں ہدایات دی چکی ہیں اور مختلف زبانیں سکھانے کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR , VANIYAMBALAM - 679339 ( KERALA )
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072 PH. 26-3287

STAR☆ CHAPPALS
PH :- 543105
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105 / 661, OPP, BLOCK NO - 7 FAHIMABAD COLONY ,
KANPUR - 1 - PIN 208001

# مالی سال ۹۶-۱۹۹۵ء کا اختتام اور نئے مالی سال کا آغاز

الحمد للہ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۹۶-۱۹۹۵ بہر جون ۹۶ کو اپنی بے شمار برکتوں کے ساتھ اختتام کو پہنچا اور وہ مجموعی ٹارگٹ لازمی چندہ جو ہندوستان کی جماعتوں سے متوقع آمد تھی وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اکثر جماعتوں کے مخلصانہ تعاون سے پوری ہوئی جس کے لئے نظارت ھذا ایسی تمام جماعتوں کے عہدیداران اور صوبائی عہدیداران اور مبلغین کرام اور مخلصین جماعت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے مبارک باد پیش کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس فرد کو جو ۹۶-۱۹۹۵ء کے مالی جہاد میں کسی نہ کسی رنگ میں بشاشت قلبی کے ساتھ شریک ہوا ہے اس کے اس مالی جہاد کو قبول فرمائے۔ اور اپنی بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ (آمین)

جماعت احمدیہ کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ اس کا ہر آنے والا کل گزرے ہوئے کل سے زیادہ روشن تر ہو کر سامنے آیا ہے۔ جس کی شہادت غیر بھی دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور تاریخ احمدیت اس کی گواہ ہے اس شان امتیاز کی وجہ جماعت احمدیہ کی خلافت سے والہانہ وابستگی ہے۔ ہر وہ آواز جو دربار خلافت سے بلند ہوتی ہے اس پر لبیک کہتے ہوئے اپنا قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ پس آج دربار خلافت سے یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ اپنی مالی قربانی کے معیار کو پوری سچائی کے ساتھ بلند سے بلند تر کرتے جائیں اور اپنی حقیقی آمد کے مطابق بانشرح چندہ ادا کریں حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"پس اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اس کے ساتھ صدق وسداد کا معاملہ ہو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجے میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔ خدا کے راستے میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو یہی تو وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے۔ اور یہی تو وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے"

الحمد للہ آج جماعتہائے احمدیہ بھارت کے اکثر احباب حضور انور کے ان ارشادات پر لبیک کہتے ہوئے صدق وتقویٰ کے ساتھ چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کا ہر آنے والا مالی سال گزرے ہوئے مالی سال سے زیادہ برکتوں کو سمیٹ کر لاتا ہے۔

اب نئے مالی سال ۹۷-۱۹۹۶ء کا آغاز یکم جولائی ۱۹۹۶ء سے ہو چکا ہے جو کہ ۹۶-۱۹۹۵ء کی نسبت زیادہ مالی ذمہ داریوں کا سال ہے جماعتیں جتنی تیزی کے ساتھ اپنی مالی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے اپنی قربانیوں کو آگے بڑھائیں گی اتنی ہی تیزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکتیں بھی حاصل ہوتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو اسکی توفیق بخشے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

# مجالس انصار اللہ بھارت توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کے سال ۱۹۹۶ء کے چھ ماہ گذر چکے ہیں تا حال بہت سی مجالس کی طرف سے بجٹ چندہ مجلس تشخیص ہو کر مرکز میں نہیں پہنچے

(۲) اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت قریب آرہا ہے اور بہت سی مجالس کی طرف سے چندہ انصار اللہ کی وصولی تدریج کے مطابق نہیں ہو رہی ہے زعماء کرام چندہ مجلس کی وصولی کے لئے خاص کوشش فرمائیں

(۳) دفتر مجلس انصار اللہ بھارت کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اتنے بڑے پروجیکٹ کے لئے مجالس کی طرف سے وعدہ جات اور وصولیاں بہت کم ہو رہی ہیں۔

مرکز قادیان میں دفتر انصار اللہ کی عمارت پر شوکت اور قابل دید بنانے کے لئے آپ کے بہترین مالی تعاون کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت)

## درخواست دعا

میرے بیٹوں نے نئے کام شروع کئے ہیں انکے بابرکت ہونے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ڈاکٹر تسنیم احمد آرہ)

۲۔ محترم شکور احمد صاحب بابوہ آف جرمنی جو نہایت مخلص احمدی تھے اچانک وفات پا گئے۔ مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ اسی طرح عاجزہ اپنے بچوں عزیزم طاہر احمد کی صحت اور کاروبار میں برکت اور بیٹی ڈاکٹر امتہ الرقیب کی صحت و سلامتی اور متقی اولاد کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کرتی ہے۔ (اعانت ۱۰ مارک) امتہ القیوم والدہ طاہر احمد۔ ہمبرگ جرمنی

# تحریری انعامی مقالہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال ۹۷-۱۹۹۶ء کے لئے ذیل کے تین عناوین کا انتخاب کیا گیا ہے جس پر مقالہ لکھا جانا ہے۔

۱۔ اسلامی فلسفہ نجات اور اس کے حصول کے ذرائع

۲۔ بد رسومات اور ان کی مدافعت کا طریق

۳۔ معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مقالہ میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے کے لئے /۱۰۰۰ روپے /۷۰۰ روپے /۵۰۰ روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود اس میں شامل ہوں اور اپنے تعلیم یافتہ بچوں کو اس انعامی مقالہ میں شامل ہونے کی تاکید کریں تاکہ مقالہ لکھنے کے ساتھ انکے علمی ذوق میں اضافہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے۔ اور یہ ملکہ جماعت کو بھی عطا کیا گیا ہے لہٰذا لازم ہے کہ اس تحریری انعامی مقالہ جات کے موقع پر احباب جماعت زیادہ سے زیادہ شرکت کریں۔

**شرائط مقالہ:** ۱۔ مقالہ کم از کم دس ہزار (۱۰۰۰۰) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے جو صرف اردو یا انگریزی زبان میں ہو ایک سے زائد مقالہ بھجوانے پر مقالہ مقابلہ میں شامل نہیں کیا جائیگا۔

۲۔ مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کیا جائے۔

۳۔ مضمون میں حوالہ جات مستند اور سند کے ساتھ ہونے چاہئیں

۴۔ مقالہ نظارت ھذا میں مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۷ء تک پہنچ جانا چاہئے۔ ۲۸ فروری ۹۷ء کے بعد موصول ہونے والے مقالے اس انعامی مقابلے میں شامل نہیں ہونگے۔

۵۔ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

۶۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہونگے۔ کسی مقالہ نگار کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

۷۔ مقالہ جات کے بارہ میں نظارت کا فیصلہ آخری ہوگا۔

مقالہ میں حصہ لینے میں کسی عمر کی قید نہیں ہے۔ مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بنام صدر انجمن احمدیہ کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

# ضروری اعلان

دہلی۔ بمبئی۔ کلکتہ اور مدراس کے مشن ہاؤسز میں ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں سے احباب وقتاً فوقتاً اپنی ذاتی ضروریات کے لئے آتے رہتے ہیں اور حسب ضرورت مشن میں قیام کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

۱۔ مقامی امیر / صدر جماعت کی تصدیق و تعارفی چٹھی ساتھ لانا لازمی ہوگا۔ اس کے بغیر کسی کو مشن میں قیام کی اجازت نہ ہوگی۔

۲۔ حسب گنجائش جگہ فراہم کی جاسکے گی اور سوائے استثنائی حالات کے ایک ہفتہ سے زائد قیام کی سہولت نہیں دی جاسکتی جس کا مقامی عہدیداران حالات کا جائزہ لے کر فیصلہ کریں گے۔ علیحدہ کمرہ اور لمبے قیام کے مطالبوں پر عہدیداران سے اصرار نہ فرمائیں۔

۳۔ مشن ہاؤسز میں قیام کے دوران نماز باجماعت اور اس کے تقدس اور صفائی وغیرہ کا ہر طرح خیال رکھا جائے اور جماعتی روایات کے خلاف کوئی کام نہ کیا جائے۔

۴۔ بعض مہمانان کرام جو مشن کے اخراجات وغیرہ کے سلسلہ میں اپنی خوشی سے نقدی وغیرہ کی صورت میں عطیہ دیتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ مقامی عہدیداران کو باخذ رسید عطایا دیا کریں کیونکہ انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا کریں اسی طرح بعض غیر ملکی مہمانان کرام مشن میں بعض زائد سہولتوں کے مہیا کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں مثلاً یہ کہ ہم کمروں میں AIR COOLER یا ائیر کنڈیشنر لگوانا چاہتے ہیں ایسے مہمانوں سے گذارش ہے کہ وہ ایسے کار خیر کے لئے سیدنا حضور انور سے منظوری حاصل کر لیا کریں۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

۳۔ خاکسار اور اہلیہ بیمار ہیں ہم دونوں کا بائی پاس کا اپریشن ہونے والا ہے شفائے کاملہ عاجلہ اور ہر قسم کی پیچیدگی سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے (بشیر احمد شاکر لندن)

(۴) محترم نور الدین صاحب ناصر وکیل قاضی حیدر آباد کی طبیعت ناساز ہے جگر پر ورم آیا ہے کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد عبداللہ استاد گلبرگہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N.61/57

☎ - 01872-20757

FAX-01872-20105

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DIST GURDASPUR PUNJAB (INDIA)

POSTAL REGISTRATION NO . P/GDP - 23

VOL - 45 | THURSDAY, IST AUGU ST 1996 | ISSUE NO -31

حاصلِ مُطالعہ

# نیوٹن - یسوع مسیح کی خُدائی اور تثلیث کا مُنکر تھا!

حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین ماہر فلکیات سکندرآباد

فلکیات کے مطالعہ کے لئے چند روز کے لئے پونا گیا تھا۔ الحمد للہ وہاں ایک مفید کتاب ملی جس کا نام درجِ ذیل تھا۔

*The life of isaac newton by Richard S.Westfall (Cambridge University Press 1993)*

اس کتاب میں بعض مفید باتیں ہیں جو تبلیغ کیلئے مفید ہو سکتی ہیں۔

(۱)۔ میں سمجھتا تھا کہ نیوٹن کے عقائد دوسرے عیسائیوں کے عقائد کی طرح ہوں گے لیکن اس کتاب کے پڑھنے سے علم ہُوا کہ نیوٹن کو عام عیسائیت کے مروّجہ عقائد سے اختلاف تھا کتاب کے صفحہ ۱۲۱ پر لکھا ہے کہ :۔

*"Almost the first fruit of Newton's theological study was doubt about the status of Christ and the doctrine of the Trinity." (Page 121)*

*"In Newton's eyes, worshipping Christ as God was idolatry, to him the fundamental sin." (Page 124)*

ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ :۔

"نیوٹن کے مذہبی مطالعہ کا پہلا نتیجہ یہ تھا کہ وہ (حضرت) عیسیٰؑ کے خُدائی کے درجہ اور تثلیث کے مسیحی عقیدہ کی صداقت کے متعلق شک میں تھا۔" (صفحہ ۱۲۱)

"نیوٹن کی نظر میں (حضرت) عیسیٰ کو خدا مان کر عبادت کرنا شرک میں داخل تھا اور اس کو وہ بُنیادی گناہ سمجھتا تھا۔" (صفحہ ۱۲۴)

یہ باتیں پڑھ کر قرآن مجید کی یہ آیت یاد آ گئی۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالْمَلٰٓـئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُؕ (۳ : ۱۹)

ترجمہ : اللہ انصاف کے مطابق یہ گواہی دیتا ہے کہ حقیقت یہی ہے کہ اس کے سوا (اور) کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور علم والے بھی یہی گواہی دیتے ہیں) کہ اس کے سوا پرستش کا کوئی (بھی) مستحق نہیں وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

نیوٹن دُنیا کے سب سے بڑے سائنسدان تھے لہٰذا اولوا العلم ہونے کے لحاظ سے ان کی گواہی بہت اہمیت رکھتی ہے

(۲)۔ دوسری بات جس سے میں بہت متاثر ہُوا وہ یہ ہے کہ نیوٹن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے بارے میں پیشگوئی پر غور کیا تھا اور بائیبل کے مطالعہ سے اس نظریہ پر پہنچے تھے کہ وہ انیسویں صدی کے آخری حصہ میں یا اس کے بعد آئیں گے کتاب میں لکھا ہے کہ :۔

*"Over the years he exhibited some, though not intense, interest in the date of the second coming, which he never placed in or near the late seventeenth century" (page 126)*

*The late nineteenth century, the earliest point of which the chronology internal to Newton's interpretation placed the second coming." (Page 129)*

ترجمہ :۔

"ایک زمانہ تک وہ (حضرت عیسیٰؑ) کی آمد ثانی کے متوقع وقت پر اگر زیادہ نہیں تو کچھ دلچسپی کا اظہار کرتے رہے مگر سترھویں صدی کے درمیان یا آخری حصہ کو انہوں نے متوقع وقت کے طور پر کبھی پیش نہیں کیا۔" (صفحہ ۱۲۶)

"نیوٹن کی تشریح کے مطابق تاریخی ترتیب کے اعتبار سے اُنیسویں صدی کا آخری حصہ ہی آمد ثانی کا قریب ترین زمانہ بنتا ہے"۔ (صفحہ ۱۲۹)

(اسحٰق نیوٹن کی سوانح عمری مؤلفہ رچرڈ۔ ایس۔ ویسٹ فال۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس ۱۹۹۳ء)

# واقفینِ نَو

## بچّوں کی صحت اور انکی تربیت کا خاص خیال رکھیں۔!

# تبصرہ

نام کتاب : "ابطالِ باطل یا نام نہاد "آوازِ حق" کی ہرزہ سرائیوں کی تردید"

نام مؤلف : الحاج عطاء اللہ کلیم مشنری انچارج جرمنی

تعداد صفحات : ۱۸۵

ناشر : شعبۂ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT
ZENTRALE FUR DEUTSCHLAND
MITTELWEG 43
D- 60318 FRANKFURT / M

قیمت : ۲ ڈیچ مارک ۔/۴۱ روپے

کوئی چاہے بد معاش ہو، ٹھگ ہو، بے شک ایک دو قتل بھی کئے ہوں اگر وہ کسی مولوی کے ہتھے چڑھ جائے اور پاک صاف ہونے کا نسخہ پوچھے تو پاکستان میں تو بالخصوص لیکن باقی دنیا میں بھی اب بالعموم مولوی حضرات ایسے لوگوں کو یہی مشورہ دیتے ہیں کہ وہ چپکے سے قادیانیوں کی مخالفت کرنے والے کسی ٹولہ میں شامل ہو جائے۔ اس طرح بے خبر اور معصوم مسلم عوام کی اُنہیں ہمدردی حاصل ہو جائے گی اور تھوڑے وقت میں نہایت سستے ڈھنگ سے اس کی لیڈری بھی چمک جائے گی اور پھر ایسے شخص کو ملنے والے درپردہ فوائد سے مولوی صاحبان کو برابر کے حصے ملتے رہیں گے۔

ایسے کئی لوگ ہیں جو بدکار و بد معاش تھے دیکھتے دیکھتے آئے اور پلک جھپکتے میں لیڈر بن گئے ان ہی میں پاکستان کا ایک شخص اسلم قریشی بھی تھا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو قتل کرنے کی ناکام کوشش کی یہی شخص بعد میں مولانا اسلم قریشی بن کر "محافظینِ ختمِ نبوّت" کا لیڈر بن گیا۔ جنرل ضیاء الحق کے دَور میں مولویوں نے اس کو ایران میں روپوش کر دیا اور شور مچا دیا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے مولانا اسلم قریشی کو اغوا کرا کے قتل کرا دیا ہے۔ ار جون ۱۹۸۸ء کو جب حضور انور نے مخالف مولویوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو مباہلے کے ٹھیک ایک ماہ بعد مولانا اسلم قریشی ایران سے نمودار ہو گئے اور پاکستان ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مجھے کسی نے اغوا نہیں کیا تھا میں تو کمائی کے لئے ایران گیا۔ پانچ سال کی اس روپوشی میں پاکستان میں ختمِ نبوت کے مولویوں نے عوام کو اشتعال دلانے کے لئے اسلم قریشی کی کئی مرتبہ نماز جنازہ غائب پڑھی اور معصوم احمدیوں کا جانی اور مالی نقصان کیا کئی احمدیہ مساجد شہید کیں اسلم قریشی کی مباہلہ کے بعد واپسی نے جہاں احمدیت کو عظیم الشان کامیابی عطا کی اور صداقتِ احمدیت کا نشان چمکا دیا ہیں "تحفظ ختمِ نبوت" کے مولویوں کے چہرے سیاہ ہوئے۔

ایسے ہی لوگ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے، من گھڑت اور بناوٹی الزامات و اعتراضات کر کے عوام کو اشتعال دلا کر اُنہیں بھی جہاد (یعنی احمدیوں کے قتل) کے لئے اُکساتے رہتے ہیں۔ یہ کتاب جو ہمیں تبصرہ کے لئے موصول ہوئی ہے ایسے ہی بہت سے جھوٹے اعتراضات کے جواب پر مشتمل ہے۔ ایسے اعتراضات جن کے مدلل و مسکت جوابات الحاج مولانا عطاء اللہ کلیم مشنری انچارج جرمنی نے نہایت عالمانہ ڈھنگ سے دئے ہیں۔ یہ تمام جھوٹے اعتراضات رسالہ "آوازِ حق" میں (کتاب کے مطالعہ سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ رسالہ مذکور کہاں سے شائع ہوتا ہے) کسی محمد طاہر رازق نے اپنے پُرانے پیشروؤں کی کتابوں سے اُٹھا کر دُہرا دئے ہیں۔

ہم یقین سے کہتے ہیں کہ ان اعتراض کرنے والوں میں سے اکثر نے کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا جماعت کی ان کتب کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا جو ان اعتراضات کے مقابلہ میں جواباً شائع کی جاتی ہیں وہی گھسے پٹے اعتراضات دوبارہ دہرا دئے جاتے ہیں جن کے دندان شکن جوابات جماعت احمدیہ کی طرف سے بارہا دئے جا چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف ایمان افروز اقتباسات اور دیگر مکمل حوالہ جات کے ذریعہ مدلل و محکم جوابات سے مزین یہ کتاب بھی انہی سلسلۂ جوابات کی کڑیوں میں سے ایک کڑی ہے جو داعیین الی اللہ کے لئے یقیناً ایک مفید تحفہ ہے۔ خداوند کریم عطاء اللہ کلیم صاحب کو اس کی احسن جزا دے اور اس کتاب کو بہتوں کے لئے ذریعۂ ہدایت بنائے آمین۔

**بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا قومی فرض ہے**